يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

مجمع انوار جمالیہ و مخزن اسرار اتصالیہ و منبع انہار وصالیہ و منظر آثار مآلیہ فلک نجوم کمالیہ مظہر رحمت رب غفور

کتاب مسمّٰی بہ

پنجۂ نور

مصنفہ

پیشوائے طریقت و رہنمائے حقیقت کشاف دقائق عرفانی حضرت غوث الوقت

چراغ ربانی **مولانا حاجی شاہ محمد کامل نعمانی** قدس سرہٗ العزیز

حسبِ فرمائش

مسکین فقیر الحاج حسن منصور عباسی کاملی

سجادہ نشین و متولی درگاہ حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل نعمانی قدس سرہٗ العزیز، ولید پور شریف، محمد آباد گوھنہ، مئو، اترپردیش، ھند

شائع کردہ

محمد سیف الدین قادری کاملی خلیفہ حضرت نعمانؒ شاہ قادری کاملی، بنگلور

محمد تمیم الرحمٰن قادری کاملی مرید حضرت محفوظ الرحمٰن قادری کاملی، چنئی

اسمائے گرامی خلیفہ وسجادہ نشین ومتولی درگاہ

حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل صاحب نعمانی

۱۔ **صوفی محمد جان ذی شان** خلیفہ وسجادہ نشین ومتولی درگاہ

حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل صاحب نعمانی (1904ء تا1936ء)

۲۔ **شاہ عبد الاحد عباسی** نواسہ وسجادہ نشین ومتولی درگاہ

حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل صاحب نعمانی (1936ء تا1960ء)

۳۔ **شاہ ارشاد احمد عباسی** نواسہ زادہ وسجادہ نشین ومتولی درگاہ

حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل صاحب نعمانی (1960ء تا2001ء)

۴۔ **شاہ نثار احمد عباسی** سجادہ نشین ومتولی درگاہ

حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل صاحب نعمانی (2001ء تا2004ء)

۵۔ **الحاج شاہ حسن منصور عباسی** سجادہ نشین ومتولی درگاہ

حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل صاحب نعمانی

قدس سرہٗ العزیز، ولید پور شریف، محمد آباگوہنہ، مئو، اترپردیش، ہند

فہرست مضامین پنجۂ نور بقید نام کتاب و تعداد صفحہ

فہرست مضامین پنجۂ نور بقید نام کتاب و تعداد صفحہ

فہرست مضامین پنجۂ نور بقید نام کتاب وتعداد صفحہ

فہرست مضامین پنجۂ نور بقید نام کتاب و تعداد صفحہ

﴿جمالُ نامہ﴾

ہے خدا ہر جا تو میرے ساتھ میں
اور میں ہر دم ہوں تیرے ہاتھ میں

جو لکھے تو یا کہے وہ ہو رقم
پر زبان میری ہو یا میرا قلم

تا کہ روشن ہو یہ پنجہ نور کا
آئے پنجے میں قبول مصطفٰے

اور وہ پنجہ ہو میرے ہاتھ میں
آؤں تیرے پاس انکے ساتھ میں

[1] اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿اَللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ﴾۔ یعنی اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم رہو اور دوسری جگہ خدا نے فرمایا ہے ﴿بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَيٍ﴾ ۔یعنی اللہ کے ہاتھ میں ہے قوت ہر شئے کی۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ کثرت سے خیر کے اللہ تعالیٰ آنکھ و کان و زبان و ہاتھ و پاؤں اور عقل اور ہوش بندہ کا ہو جاتا ہے۔ ۱۲***

نور نام کبریا وٗ مصطفیٰ — لیکے میں کرتا ہوں روشن مُدعا

کعب اَحبارِ اَنیس مصطفیٰ — تھا ندیم ویار محبوب خدا

صاف اس نے یہ روایت ہے کیا — دوسرے بھی راویوں نے ہے لکھا

[۱] اَصل عالم ہے وجودِ مصطفیٰ — ہے وجودِ مصطفیٰ نورِ خدا

کچھ نہیں تھا ایک تھی ذاتِ خدا — ذات میں اسکے اسی کا نور تھا

[۲] لے لیا اوّل خدائے پاک نے — ایک حصہ اپنے ذاتی نور سے

پھر کہا اللہ نے اس نور کو — تو محمد مصطفیٰ اے نور ہو

تھا وہ نورِ پاک ذاتِ کبریا — ہو گیا نورِ محمد مصطفیٰ

---

[۱] حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ پہلے جو چیز کہ خدا نے پیدا کی وہ میرا نور ہے اور مدارج النبوت میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ تمام چیزیں عالم کی اسی نور محمدی سے پیدا ہوئیں اور ارواح ملائکہ اور عرش و کرسی ولوح و قلم اور بہشت اور دوزخ و آسمان اور جِنات اور انسان اور زمین اور پہاڑ اور درخت اور تمام مخلوقات اور جب قلم پیدا ہوا تو خدائے پاک نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ جو کچھ ہوا اور ہونے والا ہے چنانچہ قلم نے لکھ دیا۔* [۲] حدیث شریف میں آیا ہے کہ ﴿اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ نُوْرِیْ﴾ یعنی میں خدا کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومنین میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ ہر ایک امت اپنے اپنے نبی کے نور سے پیدا ہوئی اور قیامت کے دن ہر ایک اپنے نبی کے ساتھ لاحق ہو گی جملہ انبیاء کے ساتھ دو دو نور اور ان کی امت کے اہر ایک آدمی کے ساتھ ایک ایک نور ہو گا اور ہمارے نبی کے ہر بال کے ساتھ ایک ایک نور اور آپ کی امت کے ہر ایک آدمی کے ساتھ دوسرے انبیاء کے مانند دو دو نور ہوں گے۔ دوسری امت کے لوگ دیکھ کر کہیں گے کہ یہ سب لوگ نبی ہیں۔ ۱۲

شوق سے نورِ حبیبِ ارجمند
ہو گیا وہ جانبِ اعلیٰ بلند

ہے حجابِ عظمتِ ذاتِ خدا
خلوتِ خاصِ جنابِ کبریا

واسطے تسلیم کے پہونچا وہاں
نور روحِ سرورِ پیغمبراں

[1] واسطے تعظیم کے سجدہ کیا
اور سجدے میں کیا حمدِ خدا

سن کے فرمایا خدائے پاک نے
روحِ پاکِ صاحبِ لولاک سے

ہے اسی کے واسطے تیرا ظہور
تجھ سے میں راضی ہوا اے پاک نور

تو نے میری حمد کی احمد ہوا
ہو کے احمد تو محمدؐ ہو گیا

[1]۔ دَرْوِیْشَانِ عَالِی شَان ارباب طریقت و اصحاب معرفت نے ازروئے درجات باطن کے چار مقام قرار دیئے ہیں اول ناسوت جو عالم جسمانی فرش سے عرش تک ہے اور دوسرا مقام ملکوت ہے جس میں ملائکہ اور جملہ مثال کی صورتیں ہیں جس میں مادۂ جسمانی نہیں ہے مگر صورت جسمانی ہے اور تیسرا عالم جبروت ہے جو مقام ارواح کا ہے اور ارواح سب نور مُجَرَّدْ ہیں نہ اُس میں مادۂ جسمانی ہے اور چوتھا عالم لاہوت ہے جو مقام ذات و صفات خدائے پاک کا ہے وہی خلوت لاہوت اور مقام حجاب عظمت کا ہے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچا اور شکر کا سجدہ کیا اور سجدے میں خدا کی حمد و ثناء کی۔ ۱۲

[1] ہے تو ہی اول نبی آخر نبی ‏ ‏ مبتدا و خاتمِ پیغمبری

ہے تجھے دونوں جہاں کی سروری ‏ ‏ تو نبی ہے معدنِ پیغمبری

بعد مدت جب کہ پیدائش ہوئی ‏ ‏ حضرتِ آدم صفی اللہ کی

ہو گیا نور حبیبِ کردگار ‏ ‏ ان کی پیشانی میں آکر جلوہ گار

[2] دیکھ کر نورِ شہِ خَیرُ الاَنام ‏ ‏ کر دیا سجدہ مَلَائک نے تمام

آدم و حوّا تھے دونوں جنتی ‏ ‏ یک خطائے خاص دونوں سے ہوئی

کھالیا وہ گندمِ دَارُ السَّلَامُ ‏ ‏ جس کا کھانا خاص تھا ان پر حرام

جبکہ جنت میں تھے دونوں آگئے ‏ ‏ تھا کہا ان سے خدائے پاک نے

---

[1] ۔ حدیث شریف میں آیا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ سب کے پہلے میرا نور پیدا ہوا اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ میں نبی ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام تھے درمیان پانی اور مٹی کے اور تیسری جگہ فرمایا ہے کہ میں ''خَاتِمُ الْاَنْبِیَاء'' ہوں جیسا کہ ''مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ'' میں لکھا ہے پس احمد کے معنی تعریف کرنے والے کے ہیں جب آپ عالم نورانی میں تھے اور خدا کی تعریف کی تو نام آپ کا اُس عالم میں احمد ہوا اور محمد کے معنی تعریف کیا گیا جب آپ کا ظہور عالم جسمانی میں ہوا اور لوگوں نے آپ کی تعریف کی تو اس عالم میں آپ کا نام محمدؐ ہوا اور روز میثاق کو جب سب نبیوں کی روحوں نے آپ کی نبوت و سرداری کو قبول کیا تب اللہ جل شانہٗ نے آپ کے وسیلے سے دوسرے نبیوں کو نبوت اور رسالت کو عطا فرمایا اس وجہ سے آپ معدنِ پیغمبری اور سب نبیوں کے سردار ہوئے۔ ۱۲٭ [2] ۔ پارۂ اول میں یہ آیت ہے ﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ﴾ یعنی جب کہا ہم نے ملائکہ سے کہ سجدہ کرو آدم کو پھر سب ملائکہ نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور آٹھویں پارہ سورۂ اعراف کا دوسرا رکوع ﴿قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ ؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ﴾ کہا اللہ تعالیٰ نے کس چیز نے منع کیا تجھ کو کہ تو سجدہ نہیں کرتا، کہا ابلیس نے کہ ہم بہتر ہیں اس سے کہ پیدا کیا تو نے ہم کو آگ سے اور پیدا کیا اسکو مٹی سے۔

تم رہو سب کھاؤ میوے جنتی — پر نہ جانا پاس گندم کے کبھی

دشمنِ آدم وہاں ابلیس تھا — اس کے بہکانے سے گیہوں کھالیا

گر گیا سب ان سے جنت کا لباس — تھے برہنہ تھا نہیں کچھ انکے پاس

دونوں لیتے تھے درختوں سے پناہ — تھے وہ پتوں سے چھپاتے شرمگاہ

تھے بہت اپنی خطا سے وہ ملول — ہو گیا جنت سے دونوں کا نُزُول

آگئے وہ برسرِ فرشِ زمین — حضرت آدم کہیں، حوّا کہیں!

تھی ندامت اور تھا رنج و ملال — غم سے وہ روتے پھرے چالیس سال

[۱]۔ واضح ہو کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس و سانپ و طاؤس تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بہکانے میں سانپ و طاؤس ابلیس کے ساتھ شریک تھے پہلے سانپ کی صورت پاکیزہ و پسندیدہ تھی کہ کوئی جانور بہشت میں حسین نہ تھا اس گناہ کی وجہ سے اس کی صورت سانپ کی ہوگئی اور پیٹ کے بل چلنے کی تکلیف اس نے پائی اور خاک اس کی غذا مقرر ہوئی اور طاؤس کی صورت سر سے پاؤں تک اچھی تھی اس گناہ سے پاؤں اس کا بد شکل کر دیا گیا اور سانپ اس کی غذا مقرر ہوئی۔ اور حضرت حوّا حضرت آدم علیہم السلام سے جدا کی گئیں۔ اور خاص بیماری عورتوں کی حضرت حوّا کو دی گئی اور بایک دیگر اولاد آدم میں عداوت ہوئی جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے ﴿بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوّٞ﴾ یعنی تم لوگوں میں ایک کا ایک دشمن ہو گا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار برس کی تھی اس میں سے چالیس برس حضرت داؤد علیہ السلام کو دیئے تھے۔ جب کہ سب صورتیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی تھیں پھر ملک الموت واسطے قبض روح کے آیا تب حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ابھی میری عمر میں چالیس برس باقی ہیں تب فرشتے نے کہا کہ آپ چالیس برس اپنی عمر میں سے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے چکے ہیں چونکہ مدت دراز گزری تھی حضرت آدم علیہ السلام کو یاد نہیں رہا انکار کیا تب خدا نے ان کی عمر ہزار برس پوری کر دی اور یہ فرمایا کہ آئندہ سے اس معاملات میں اس مضمون کا دستاویز لکھا جائے اور گواہی ہو۔ از تفسیر حقانی و قصص الانبیاء۔ *

[۲]۔ اوپر سے نیچے اترنے کو ہبوط کہتے ہیں اس وقت سے حساب سن ہبوطی کا ہے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے نیچے آئے۔ زمین پہ جیسا کہ سن ہجری کا حساب اس وقت سے ہے کہ جب اعلیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے اور سن عیسوی کا حساب اس وقت سے ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین سے آسمان پر تشریف لے گئے چنانچہ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کے زمانے میں سن ہبوطی ۳۶۲۷ تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ۴۰۳۳ تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں سن ہبوطی ۵۳۳۹ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سن ہبوطی ۶۶۶۷ تھا اور اس وقت تک سن ۱۳۲۱ھ ہبوطی ۷۹۸۷ ہوا۔ ۱۲ *

گرچہ دونوں نے بہت توبہ کیا ہر طرح سے کی دعا و اِلتجا

پر نہیں ان کی ہوئی توبہ قبول ہوگئی سب گریہ و توبہ فضول

جب کہا میری خطا کو بخشدے تو محمد مصطفےٰ کے واسطے

سن کے نام رحمۃ للعالمین آگئی رحمت خدا کی جوش میں

ہوگئے جرم و خطا ان کے معاف سب گناہوں سے ہوئے وہ پاک صاف

ذات سے آدم صفی کے آگیا بطن میں حوّا کے نور مصطفےٰ

بی بی حوّا کے مبارک بطن سے پاک پیدا شیث پیغمبر ہوئے

شیث میں آیا وہ نورِ احمدی ہوگئی ان کے بدن میں روشنی

پاک مردوں سے زنان پاک میں منتقل ہوتا رہا نور مبین!

آپ کے آباو جملہ اُمہات سب ہوئے نیک وصفات و پاک ذات

---

[1] جس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی پیشانی میں رکھا تو وہ نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی سے رفتہ رفتہ تمام بدن میں پھیل گیا اور جسم مبارک حضرت آدم علیہ السلام کا سراپا نور کا پتلا بن گیا۔ ۱۲*

آ گیا وہ مطلب کی ذات سے
[2] جب کہ اس کا نور سے چمکا بدن
آ گیا وہ نور عبد اللہ سے
جمعے کی تھی رات بی آمنہ
کی فرشتوں نے منادی ہر طرف
آمنہ کے بطن میں با احترام
ہو گئی سارے جہاں میں روشنی

[1] پاک پیشانی میں عبد اللہ کے
سب تماشہ دیکھتے تھے مرد و زن
اندرونِ آمنہ خاتون کے
ہو گئیں نور نبی سے حَامِلہ
ہو گیا اب سارے عالم کو شَرف
آگیا نورِ نبی خیر الاَنام
روشنی کے ساتھ خوشبو ہو گئی

[1] ۔ اور جب وہ نورِ مقدس حضرت عبد اللہ کی پیشانی میں آیا اور حضرت عبد اللہ بہت خوبصورت اور بڑے صاحبِ جمال اور قوی ہیکل تھے، ان کی صورت کا تماشہ دیکھنے کو راستے میں لوگ کھڑے رہتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا نگہبان تھا۔ چنانچہ ایک روز نوے ہزار سوار یہود کے حضرت عبد اللہ کو قتل کرنے کو آئے، اس وقت آسمان سے ستر فرشتے آئے اور یہود کے سب سواروں کو ہلاک کر ڈالا۔ ۱۲* [2] ۔ فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ اور بی بی آمنہ خاتون ماں باپ اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفر کی حالت میں وفات پائی لیکن تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی قبروں پر تشریف لے گئے اور دعاء کی، آپ کی دعاء کی برکت سے آپ کے ماں باپ دونوں ہی قبروں سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر اپنی قبروں میں چلے گئے۔ ۱۲*

ا؎ آسماں پر تھا گزر ابلیس کا
اب وہاں جانے سے وہ روکا گیا

یہ بشارت ہر جگہ معلوم تھی
لَامَکاں میں بھی اسی کی دُھوم تھی

پہلے وہ بُرج حمل میں تھا ہِلال
نو۹ مہینے پر ہوا ماہِ کمال

۲؎ چاند پورا ہو گیا جب پاک نور
بُرج سے اس نے کیا باہر ظُہُور

تھا بدن ظاہر مگر سَایہ نہیں
نور کے ہوتا نہیں سَایہ کہیں

تھا رَبیعُ الاَوَّلْ واُس ماہ کی
اِتفاقی بارہویں تاریخ تھی

جلوہ گر جب ہو گئے خَیرُ الْبَشَر
روز دُوشَنبہ تھا اور وقت سحر

ا؎۔ روایت ہے کہ جس شب کو وہ نور مقدس آمنہ خاتون کے بطن میں جلوہ گر ہوا اس شب کو تمام روئے زمین کے بت اوندھے گر پڑے اور شیطان آسمان پر جانے سے روک دیا گیا۔ چالیس دن تک پہاڑوں پر روتا پھرا اور تمام شیاطین کو جمع کر کہ کہنے لگا کہ خرابی ہوئی ہماری تمہاری اب زمانہ پیغمبر آخرالزماں کا قریب آیا، اب بت پرستی موقوف ہو گی وہ سارے بتوں کو توڑیگا اور سب دینوں کو منسوخ کرے گا اور سب کو گناہ کرنے سے منع کرے گا۔ اور آسمان سے انگارے برسیں گے۔ اور ہمارا تمہارا جانا بند ہو گا اور تمام دنیا کے بادشاہوں کا تخت الٹ گیا اور تمام مکانات عالم کے روشن ہو گئے اور تمام جانور بولنے لگے اور خوشخبری دینے لگے، آپ کے ظہور کی ۱۲۔ از۔ مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ۔

۲؎۔ وہ خُورشِید ضِیاء ماہِ لِقَا بُرج حَمَل میں نو مہینے تک رونق افروز رہا ہر مہینہ میں ایک ایک پیغمبر آمنہ خاتون کے خواب میں آکر بشارت آپ کے ظہور کی دینے لگے۔ جب دسواں مہینہ مبارک ربیع الاول کا آیا تو پہلی شب میں حضرت آدم علیہ السلام اور دوسری شب میں حضرت شیث علیہ السلام تیسری شب میں حضرت اِدریس علیہ السلام اور چوتھی شب میں حضرت نوح علیہ السلام اور پانچویں شب میں حضرت ابراھیم علیہ السلام اور چھٹی شب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ساتویں شب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آٹھویں شب میں حضرت ہارون علیہ السلام اور نویں شب میں حضرت داؤد علیہ السلام دسویں شب میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور گیارہویں شب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بارہویں شب میں جنت کے حُور غِلْمَان اور ملائکہ علیہم السلام کا ہجوم ہوا اور تمام مکان اندر اور باہر نور سے معمور ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ انبیاء سب خوبصورت اور خوش آواز ہوئے ہیں اور میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش آواز ہوں۔ از۔ مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ۔ ۱۲

[1] آگ پارس کی تھی صدہا سال کی — سب کی سب مَولُد کی شب میں بجھ گئی

بحرِ سَاوا تھا جو دریا قہر کا — دم میں وہ زیرِ زمین جاتا رہا

سَاعتِ پیدائش خیر البشر — ہو گیا نورِ الٰہی جلوہ گر

شَرق سے تا غَرب سب روشن ہوا — آمنہ خاتون پر سب کُھل گیا

تھے وہاں جمع ملائک بے شمار — تھی بہت حُورانِ جنت کی قطار

پس تماشا دیکھنے کو آپ کے — آسمان کے سب ستارے جھک پڑے

اور ہوتا تھا رُخ انور جدھر — سامنے آتا تھا پھر پھر کے قمر

دن ہوا رحمت کی بدلی آگئی — حضرتِ والا کے سر پر چھا گئی

[1] دریائے سَاوَا جو عِراقؔ و عجم میں تھا وہ خشک ہو گیا اور پانی اس کا زمین کے اندر جاتا رہا تب نوشیرواں بادشاہ کسریٰ نے گھبرا کے کَاہِنُوں کے پاس آدمی بھیجا واسطے دریافت کرنے اس بات کے کہ ان واقعات سے آئندہ کیا ہونے والا ہے چنانچہ بڑا کَاہِن جو سب کَاہِنُوں کا سردار تھا اور نام سطیح اس کا تھا اور عمر اس کی چھ سو برس کی تھی اور اس کے بدن میں ہڈی نہ تھی نہ جوڑ تھا مگر کھوپڑی سر کی تھی اور چہرا اس کا اس کے سینے میں تھا اور ہتھیلی اور انگلیاں اس کی محض گوشت سے بنی ہوئی تھی اور وہ کَاہِن اٹھنے بیٹھنے سے معذور تھا مگر جب غصہ میں آتا تو سانس بدن میں بھر جاتی اور مثل مشک کے پھول جاتا اور اٹھ بیٹھتا اور جب کہیں اس کو لوگ لے جاتے تو لپیٹ کر اٹھا لیتے تھے اور جب لوگ اس سے غیب کا حال پوچھنے جاتے تو اس کو ہلا کر اٹھاتے تب وہ غیب کا حال سب کہتا چنانچہ جب کِسرَیٰ کا قاصد اس کے پاس آیا تو اٹھ بیٹھا اور جواب دیا تمامی بتوں کا ٹوٹنا اور ایوانِ کِسرَیٰ کا گرنا اور دریائے سَاوَا کا خشک ہونا علامت ہے اس بات کی کے ظاہر ہو گا تلاوت کرنے والا صاحب عَصَا یعنی پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کے سبب سے آتش فارس بجھ جائے گی اور دریائے ساوا خشک ہو جائے گا اور سطیح نہ رہے گا۔ چنانچہ یہ کہا اور اسی وقت گرا اور مر گیا۔ ۱۲۔ از۔ مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ۔ ۱۲

ابر تھا یا وہ خدا کا نور تھا	ابر تھا تن نور سے معمور تھا
کنگرۓ ایوانِ کسریٰ گر پڑے	گر کے سب مکے کے بت ٹکڑے ہوئے
کعبۂ مَسجُود نے سجدہ کیا	ہو گیا گُویا کیا شکرِ خدا

﴿حُلیہ ُپاکُ﴾

روحِ حق کا میں سراپا کیا لکھوں	حُلیۂ نورِ خدا میں کیا لکھوں
[1] پر جمال رحمۃ للعالمین	جلوہ گر ہو گا مکانِ قبر میں
دیکھ کر پہچان لے گا جو کوئی	وہ کہے گا ہے یہی میرا نبیؐ

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مُردے کو دفن کر کے لوگ اپنے اپنے گھر کی طرف جاتے ہیں اور مُردہ ان کے چلنے کی آواز سنتا ہے اس وقت آتے ہیں آسمان سے دو فرشتے ایک کا نام ﴿مُنکَرْ﴾ دوسرے کا نام ﴿نَکِیْر﴾ اور پوچھتا ہے کہ کون ہے رب تمہارا اور کیا ہے دین تمہارا، تو کہتا ہے مُردہ کہ رب ہمارا اللہ ہے اور دین ہمارا اسلام ہے پھر بعد اس کے اعلیٰ حضرت رسول اقدس محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کی طرف اشارہ کر کے مُردے سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ ان کے باب میں تو کیا کہتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو پھر پوچھتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ کو کیونکر جانا تو کہتا ہے ہم نے اللہ کی کتابوں سے جانا ہے اور ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اُس وقت اللہ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اس کے واسطے جنت کا فرش بچھاؤ اور لباس جنت کا پہناؤ اور کھول دو اس کے لئے دروازے جنت کے پس کھولا جاتا ہے دروازہ اس کے لئے اور آتی ہے ہوا اور خوشبو جنت کی اس کے پاس اور کشادہ کی جاتی ہے قبر اس کی جہاں تک اس کی نظر پہنچے اور بھرا جاتا ہے تمام میدان قبر نور سے۔ ۱۲۔ از۔ مِشکوٰۃ شریف

وہ بچے گا قبر کے آلام سے
سو رہے گا حشر تک آرام سے

نو عروسوں کی طرح ہو گا لباس
اور کوئی غم نہ ہو گا اس کے پاس

ہو گی اس کی قبر میں وُسعت بڑی
اور وہ سب نور سے بھر جائیگی

ایک کھڑکی قبر میں ہو گی کُھلی
آئے گی اس سے ہوائے جنتی

اس لئے ہے آ گیا مجھ کو خیال
مختصر لکھ دوں جمالِ بے مثال

تا کہ یاروں کو مرے پہچان ہو
اور اس کی یاد بھی آسان ہو

مَشق کر لیں معنے تحریر کو
تا کہ دل میں آپکی تصویر ہو

جب کہ خواب و قبر میں دیکھیں جمال
آپ کو پہچان لیں بے قیل و قال

ؔ اور جو شخص قبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتا وہ ہائے ہائے کر کے سب سوالوں کے جواب میں عاجز ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا تو غیب سے آواز آتی ہے کہ بچھادو اس کے لئے فرش دوزخ کا اور پہنا دو لباس اس کو دوزخ کا اور کھول دو اس کی قبر کی طرف دروازہ دوزخ کا پس کھول دیا جاتا ہے پھر آتی ہے اس سے ہوا و بدبو دوزخ کی اس کی طرف اور تنگ ہو جاتی ہے قبر اس کی اور دباتی ہے اس کو اس قدر کہ ہڈیاں پسلیاں اس کی ٹوٹ جاتی ہیں اور مقرر کیا جاتا ہے اندھا و بہرا فرشتہ اور ہوتا ہے اس کے پاس گُرز آہنی ایسا کہ اس کو پہاڑ پر ماریں تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے پس وہ اسی گرز سے اس کو مارتا ہے اور وہ چلاتا ہے جو پورب سے پچھم تک آواز جاتی ہے مگر جِنّات اور انسان نہیں سنتے۔ زیارتِ قبور درست ہے مگر قبر کے اوپر چڑھ کر بیٹھنا یا سجدہ کرنا ناجائز ہے۔ اور سوال مُنْکَرْ نَکِیْرْ اور عذاب و ثواب ہر ایک مُردے سے ہو گا۔ اور جو لوگ آگ میں جلائے گئے یا خشکی یا دریائی جانوروں نے کھالیا ان سب سے سوال مُنْکَر نَکِیر و عذاب و ثواب قبر کا ہو گا۔ از مشکوٰۃ شریف۔ ۱۲

[۱]قبر میں نوشاہ بن کر سو رہیں ‖ حَشر میں ہَمراہ ان کے ہو رہیں

تھا مِیانہ قَد و اَوسَط پاک تن ‖ پر سُپید و سُرخ تھا رنگِ بدن

چاند کے ٹکڑے تھے اعضا آپ کے ‖ تھے حَسین و گُول سَانچے میں ڈُھلے

تھی جَبِیں روشن کُشَادَہ آپ کی ‖ چاند میں ہے داغ وہ بے داغ تھی

دونوں اَبرُو آپ کی باریک تھیں ‖ حسن وخوبی سے وہ دونوں تھیں ملیں

دونوں اَبرُو تھیں مِثالِ دو ہِلال ‖ اور دونوں کو ہوا تھا اِتّصال

اِتّصالِ دُو مَہ عِیدَین تھا ‖ یا کہ ادنیٰ قرب تھا قَوسَین کا

[۱]آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بدن نور کا تھا جس میں سایہ نہ تھا اسی جسم سے فرش سے عرش تک اور عرش سے لامکاں میں قاب قوسین تک اور اسی جسمانی آنکھ سے خدا کا دیدار پایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انکھوں کا یہ معجزہ تھا کہ اندھیرے اور اوجالے میں سوتے اور جاگتے میں اور آگے اور پیچھے اور نزدیک و دور یکساں دیکھتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بینی شریف کا یہ معجزہ تھا کہ ایک نور ابھرا اور روشن معلوم ہوتا تھا اور سونگھی آپ نے خوشبو اس مقام کی جو کوئی نہیں سونگھ سکتا اور آپ کے گوش مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ جاگتے اور سوتے میں آواز دور و نزدیک اور آسمانوں کے دروازے کھلنے کی آپ برابر آواز سنتے تھے اور آپ کی زبان مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوکے پیاسے تھے آپ نے اپنی زبان مبارک ان کے منھ میں دی ان کی بھوک پیاس جاتی رہی اور جو کچھ آپ اپنی زبان مبارک سے فرماتے وہی ہوتا۔ اور آپ کے دہن مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ حُدَیبِیہ کا کُنواں سوکھا تھا آپ نے تھوڑے سے پانی میں کُلی کر کے اس پانی کو کُنوے میں ڈال دیا۔ وہ کُنواں اسی وقت جوش میں آیا پانی اس کا کبھی کم نہ ہوا چاہے جتنا خرچ ہو۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک کنواں کھاری تھا آپ نے ایک قطرہ لُعاب دہن اس میں ڈال دیا۔ وہ پانی میٹھا ہو گیا اور سلمہ کی پنڈلی میں تلوار لگی تھی آپ نے لُعابِ دہن لگا دیا اسی وقت زخم اچھا ہو گیا اور آپکی آواز مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ پہونچتی تھی آواز آپ کی وہاں تک جس مقام پر کسی کی آواز نہیں پہونچ سکتی تھی چنانچہ میدانِ مِنیٰ میں آپ نے خُطبہ پڑھا سب لوگوں نے بخوبی سنا اور سب لوگوں کے کان کھل گئے آپ کی آواز مبارک سے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دَم مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ ایک آدمی اندھا اَسّی بَرس کا تھا اس کی انکھوں پر دم کیا اس کی آنکھ ایسی روشن ہو گئیں سوئی میں تاگہ ڈالتا تھا۔

تھیں بڑی آنکھیں حَسین و سُرمگیں
دیکھ کر قربان تھیں سب حُور عین

کان دونوں خوبصورت اَرجُمند
ساتھ خوبی کے دَہن بینی بلند

صاف آئینہ تھا چہرہ آپؐ کا
صورت اپنی اسمیں ہر ایک دیکھتا

تابہ سِینہ رِیش محبوبِ اِلٰہ
خوب تھی گُنجان مُو رنگِ سِیاہ

تھا سُپید اکثر لباس پاک تن
ہو اِزار و جبہ ویا پیرہن

سَبز رہتا تھا عمامہ آپ کا
پر کبھی سُود و سُپید و صاف تھا

میں کہوں پہچان عُمدہ آپکی
دونوں عالم میں نہیں ایسا کوئی

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی کا یہ معجزہ تھا کہ ایک بار آپ نے چند ٹھیکریاں لیں سب ٹھیکریوں نے خدا کی تسبیح کی اور آپ کی انگلیوں کا یہ معجزہ تھا کہ ایک انگلی کے اشارے پر سو برس کی راہ پر چاند ہے دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور ضرورت کے وقت آپ نے جس پانی کے برتن پر ہاتھ رکھا آپؐ کی انگلیوں سے چشمہ پانی کا جاری ہو گیا لاکھوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر پی لیا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ جس نے سینۂ مبارک مس کیا وہ صاحب ایمان اور محبت میں خالص ہوا۔ اور آتش دوزخ اسپر حرام ہوئی۔ اور آپؐ کے پائے مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ مکے شریف سے ساتوں آسمان و کرسی ایک آن میں طے کر کے عرش پر پہونچے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے باغ میں آپؐ تشریف لے گئے اور خرمے کی ڈھیری پر قدم رکھا اس قدر اس میں برکت ہوئی کے حضرت جابر کے خرمے کا قرض اس کی قیمت سے ادا ہو گیا اور پھر وہ ڈھیری بدستور تھی اور عبد اللہ سیڑھی پر سے گرے اور ایک پاؤں ان کا ٹوٹ گیا آپ نے اپنے پاؤں سے ان کے زخم پر مس کیا پاؤں ان کا درست ہو گیا۔ اس پاؤں میں پھر کبھی درد نہ ہوا اور بہت سخت پتھر پر آپؐ نے پائے مبارک رکھا اور وہ پتھر سب نرم ہو گئے یہاں تک کہ پورا پورا نشان آپؐ کے پائے مبارک کا ان پتھروں پر ہو گیا چنانچہ وہ پتھر جابجا موجود ہیں۔ ؎ فرمایا ہے اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے سچ مجھی کو دیکھا کیونکہ میری صورت شیطان نہیں بن سکتا اور وہ دوسری جگہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے مجھ کو دیکھا اس کو آگ نہ جلائے گی۔ ۱۲

جلوہ گر ہوں گے جہاں عالی جناب
ہو گا ہر ذرّہ وہاں کا آفتاب

ہر لبِ بام و دہان در تمام
پڑھتے ہوں گے سب درود و سب سلام

آپ کو جو دیکھ لے گا یک نظر
وہ کہے گا ہے یہی خیرُ البَشَر

اس کے دل میں اس قدر ہو گا مزا
جو کہ دنیا میں کبھی پایا نہ تھا

آپ کے دیدار کا ہو گا سُرور
وہ نہ ہو گا طالب حور و قصور

ہو گی جو لذت اُسے دیدار کی
وہ نہ بھولے گا قیامت تک کبھی

آپ ہوں گے جس مکاں میں جلوہ گار
جلوہ گر ہو گا وہاں پروردگار

جس نے پایا بار اس دربار میں
داخلی اس کی ہوئی سرکار میں

موت کے دم دیکھ لوں میں آپ کو
پھر کہیں کچھ دہشت و وحشت نہ ہو

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اعلیٰ حضرت رسولِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا خدائے تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر خوبصورت اور خوش آواز یہاں تک کہ بھیجا تمہارے پیغمبر کو خوش آواز اور خوبصورت زیادہ سب پیغمبروں سے۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے کسی چیز کو خوبصورت مانند رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جبریلؑ آئے میرے پاس اور کہا کہ پھرا میں تمام مشرق سے مغرب تک نہیں دیکھا میں نے کسی کو خوبصورت مثل آپؐ کے اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دیکھا میں نے رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چودھویں شب کو اس وقت آپؐ حُلّۂ سُرخ خط دار پہنے تھے میں دیکھتا تھا آپ کی طرف اور چاند کی جانب قسم ہے خدا کی کہ تھے آپؐ میری نظر میں بہتر چاند سے حالانکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کی لذت سے اکثر آدمی بیتاب ہو کر مر جاتے تھے۔

جب کیا حج کے لئے میں نے سفر
جب کہ دیکھا ہم نے وہ دریائے شُور
ہے وہ دریا شور نَاپیدا کنار
نیچے ہے پانی اور اوپر آسماں
شور دریا اور زُور مَوج ہے
میں جو آیا شُور دریا دیکھ کر
ہو گیا تھا میری ہمت میں خلل
پھر مُراقِب ہو گیا بعد ظُہر
آفتاب دو جہاں نور خدا
میری خلوت میں ہوے جلوہ نما

پھر لب ِ دریا ہوا میرا گزر
ہر زمین و آسماں جس سے ہے دور
سُوجھتا جس کا نہیں ہے وار پار
بیچ میں دونوں کے سب ہے لَامَکاں
ہر طرف گھیرے بَھنور کی فوج ہے
میرے دلمیں تھا بھرا خوف وخَطَر
جی میں تھا حج کے لئے بھیجوں بدل
ہو گیا مِہر دُو عالم جلوہ گر
حضرت والا محمد مصطفٰے
نور سے جس کے مکان روشن ہوا

[1] اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال دیکھ کر زنان مصر بے ہوش ہو گئیں اور بے ہوشی میں بجائے ترنج کے جو ہاتھ میں ان کے تھا اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور ہمارے اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک سے کوئی نہیں مرتا تھا۔ نہ آپ کا جمال مقدس دیکھ کر کوئی اپنا ہاتھ کاٹتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی آمت کو تسکین عطا ہوئی ہے جیسا کہ راویوں نے لکھا ہے معلوم ہو کہ صفاتِ جَلالِیہ اِلٰہیہ ذات پاک میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آکر صِفاتِ جَمالیہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ آفتاب کی گرم روشنی ماہتاب کی ذات میں آکر سرد روشنی ہو جاتی ہے۔ ۱۲

جب کہ دیکھا وہ جمالِ بے مِثال	خوب جانا ہیں حبیب ذُوالجلال
جب کہ دیکھی صورت خَیرُ البشر	دل سے سب جاتا رہا خوف و خَطر
پھر سفر کی مجھ کو ہمت ہو گئی	میرے دل میں قوت وجرأت ہوئی
ہو کہیں نا رو ہَوا و بَحر و بَر	اب نہیں مجھ کو کہیں خوف وخطر
طَے ہوا میرا سفر آرام سے	بَچ گیا میں ہر طرح آلام سے
جمع تھے مکّہ میں حاجی بیس لاکھ	حج اکبر ہم نے پایا ان کے ساتھ
ایک دم دید جمال مصطفیٰ	ہے سدا حاجت روا مشکل کشا

﴿مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات﴾

ہے جو امت ہر نبی خاص کی	اُس نبی کے نور سے پیدا ہوئی

[1] غنیہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت
ہے کہ شبِ جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں
﴿ایک بار اَلحَمدُ﴾ اور ﴿ایک بار آیۃ الکرسی﴾ اور ﴿پندرہ بار قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ﴾
اور اسی طرح دوسری رکعت میں
﴿ایک بار اَلحَمدُ﴾ اور ﴿ایک بار آیۃ الکرسی﴾ اور ﴿پندرہ بار قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ﴾۔
اور بعد ختم نماز کے اسی جلسے میں ہزار بار یہ درود شریف پڑھے
﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ﴾
تو ضرور زیارت کریگا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ دوسرا جمعہ نہ گزرے گا۔

آپ سے ہے آپ کی اُمت ہوئی
میں بھی ہوں اُمت ترے محبوب کی
تَوبہ ہم نے سب گناہوں سے کیا
جانتا ہوں میں یقیں سے ہے تو ایک
اب مرے جُرم و خطا کو بخش دے
اور تو ہم کو سراپا نور کر
تا کہ میں کرتا ہوا اسیرِ فلک
ہو مجھے حاصل وہاں تیرا حضور
پر ترے محبوب کے ہوں ساتھ میں

اُمت محبوب ہے محبوب کی
مجھ کو تو محبوب کر بہرِ نبی
پھر تری توحید کا کلمہ پڑھا
ایک ہی پر وَحدَہٗ ہے لَاشَریک
تو محمد مصطفیٰ کے واسطے
آسمانوں کے بھی ہم پر کھول دَر
آسمانوں سے میں جاؤں عَرش تک
تا ابد ہم کو رہے اُس کا سُرور
دَہشَت و وَحشَت نہ ہو گی پھر کہیں

یہ دعا کامل ہے اپنے واسطے
ہے وہی یاروں مریدوں کے لئے
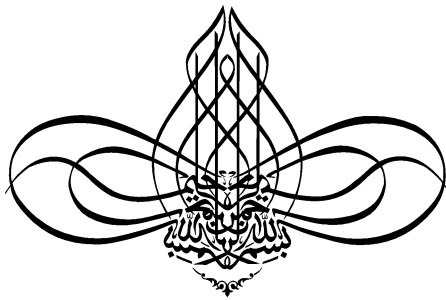
اِتّصال نامہ

دُولہَن آوَت پِیَا کی نگرِیٰ	۱؎سکھِیٰ رَینٰ سُوہَاونٰ دُھومُ مچِیٰ
پِیَا کِیٰ چِریَا اَنگنِیٰ اُتریٰ	۲؎لِئے سَنگ سَہیلی سَاٹھ سَہَسُ
اُونجیار بھئِیٰ سُگریٰ بِکھرِیٰ	کرُ نَار سِنگار طیّار بھئیٰنُ !
چمکَتُ جَلُ تَھلُ پرِ تِھیٰ سُگرِیٰ	پَگُ دَھرتُ ڈَگر مہکت کیسرُ

۱؎ مشکوٰۃ شریف کے باب الکرامۃ میں روایت ہے کہ قیامت کے دن ستر ہزار فرشتے اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مانند عروس کے آراستہ کر کے لے جائیں گے خدائے پاک کے محل میں اور اللہ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ ۱۲۔

۲؎ لیکر ساتھ ہزار فرشتے خدا کے بندے جبریل علیہ السلام رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحن میں نازل ہوئے۔ ۱۲

۱۔ دھرتی ہلست پانی لہرت | چوں اور ہے چلت بیار سری
۲۔ ہے نرک میں اگن کی لپک نہیں | بیکنٹھ بھی ہے پتال پوری
سگری باری پھل پھول رہی | ڈالی پاتی سب ہوت ہری
بولت بولی انبول سکھی | بولت پربت پاتھر ٹھکری
۳۔ ناگن دیکھت چوٹی لٹکت | سر سوہت مانگ سہاگ بھری
۴۔ جھک جھک چندا دیکھت مکھڑا | تاکت تارا دانتوں کی لڑی
ہے دھنک چڑھی بھوں دیکھ رہی | بھیو دیکھ گگن سر کی چھتری
ہے دیکھ نین مرگا بن بن | گر دیکھت بن ہرنی بسری
۵۔ کانن دیکھت چنپا پھولت | بھونرا گونجت کھوری کھوری

۱۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شبِ معراج کو گرا میرا پسینہ زمین پر تب زمین ہنسی اور پیدا ہوا اس سے گلاب اور دریائے مکفوف جو آسمان کے متصل ہے اس نے آپ کو راستہ دیا اور دریائے ہوائے زمہریر جس میں آدمی جم کر پتھر ہو جائے وہ آپ پر نسیم سحر ہو گیا۔ * ۲۔ اور کرۂ نار جو زمہریر کے اوپر ہے وہ دریائے آتشی ہے وہ بھی آپ کے واسطے سرد ہو گیا۔ از۔ مدارج النبوۃ۔

۳۔ اور حضرت ابراھیم علیہ السلام اپنے سر کے بال فرق کرتے تھے جس سے ایک لکیر بصورت مانگ ہوتی تھی اس واسطے آپ بھی اسی طرح فرق کرتے تھے۔ از۔ مدارج النبوۃ۔ *

۴۔ مولوی سید حسین نے نقل کی ہے کہ آپ کے بہلانے کے لئے چاند جدھر آپ کا رخ ہوتا تھا اُدھر جاتا تھا اور باتیں کرتا تھا۔ * ۵۔ شبِ معراج میں جب بُراق شوخی کرنے لگا تو حضرت جبریلؑ نے اس کو ڈانٹا تو اس کے عرق آگیا اور زمین پر گرا اس سے چنپا پیدا ہوا۔ ۱۲۔ از۔ مدارج النبوۃ *

ہے سُندَرُ ناکُ چمک دِیکھتُ
۱؎ چھُوئیں سکھیں سَبُ سُنَتُ بچنُ
ہے گولُ بدنُ دَمکتُ کُندنُ
صُورتُ سوہنُ مُورتُ موہنُ
۲؎ مُکھ جگمگُ دِیکھ کرتُ ڈگمگُ
۳؎ جبُ نارُ دُوارُ کے اُور چلیںُ
دِیکھا چمکتُ ساتُوںُ دِیپکُ
پیا کے لاکھنُ چڑیا بنُ ٹھنُ

کانپتُ کاپُورُ کی ٹِیم کھڑِیُ
مُرلِی مدھُوبنُ کایا نگرِیُ
دِھیانُ دَرپنُ چمکتُ سگرِیُ!
نہ بنِی ایسنُ دُولہنُ دُوسریُ
دِیوتا اوتارُ کھڑِے ڈگرِیُ
دِیکھا سُندَرُ لاگِی سیڑھیُ
جھلکتُ سُندَرُ ساتُوں ڈِیوڑھیُ
دُولِہنُ دِیکھنُ ہر دُوارُ کھڑیُ!

۱؎۔ آواز آپؐ کی حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے زیادہ پُر تاثیر تھی جس کے سننے سے لوگ تن بدن بھول جاتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تسکین دی گئی ہے کہ کوئی مرتا نہیں تھا جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے لوگ مر جاتے تھے۔ ۱۲-

۲؎۔ دیوتا کہتے ہیں ملائکہ کو اور اوتار کہتے ہیں انبیا علیہم السلام کو اور ملائکہ و انبیا علیہم السلام کسی کے جمال صورت کی طرف نظر نہیں کرتے مگر آپ کا جمال مبارک دیکھ کر سب محو ہو گئے اور درود پڑھنے لگے۔

۳؎۔ بعد نماز کے جو بیت المقدس میں بڑی دھوم سے سوار ہوئے ایک سیڑھی جس کو معراج کہتے ہیں بیت المقدس سے آسمان تک لگائی گئی جس کا ایک سرا یاقوت سرخ کا اور دوسرا زمرد سبز کا۔ ایک پایہ چاندی کا دوسرا سونے کا جس میں موتی اور یاقوت جڑے تھے اور اس سیڑھی میں پچاس مقام تھے ہر ایک مقام پر ایک فرشتہ سردار اور پچاس ہزار فرشتے اس کے تابع تھے اسی سیڑھی سے اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر پہونچے۔ ۱۲۔ از۔ تفسیر مجددی۔

پہو نچیں جہوان پیارے پیا کے
اِندر اِندراسن بھول گیو
دِیکھا سگری اِندر نگری
جامین کھمّ اگمّ اپار لگے
جھُولا جھولت کندیلن مین
وہاں سُنّ اکاس نِرنگ سکھی
وہی ٹھاؤن سکھی کس جائے کوئی
تب نام سمائے کے نار چلیں
دُوئی دُھنکن بیچ رہو سجنی
یہی نیین کھول کیو درشن

[1] کُرسی ہے جڑاؤ ایک دھری
کوئی پونچھت ناہیں حُوروپری
تب جائے سنگاسن پر اُتری
وہاں چمکت انحد جوت نری
پیا کی پیاری آتم سگری
جہاں اور نپار نہیں بکھری
جہاں دھیان بھرم سب جات جری
نیرن پیا کے پہنے چوندری
بلو آگے سندر نار بڑھی
تب سنمکھ جوت میں جوت لڑی

[1] کرسی آٹھواں ہے آسمان جو گھیرے ہوئے ہے ساتوں آسمان اور زمین کو اور سوائے سات ستاروں کے اور سب جتنے ستارے ہیں وہ سب آسمان کرسی میں جڑے ہوئے ہیں۔ ۱۲۔ از۔ تفسیر بیضاوی

۱؎ پِیَا بُولے سکھی دیکھو پیاری	کیسی ہے بنی نگری ہمری
۲؎ تُمرے کارن یہ رنگ رچیو	جب نیہہ لگی ہمری تُمری
وہ بھید سکھی کوئی کا جانے	بتیا جو بھئی سو بھئی بھتری
۳؎ ابتو ہم کونت دیہو درس	رہین سنگ سکھی پورن ہمری

۱؎ چوندری کہتے ہیں ہندی میں بدن کو چنانچہ قاضی عیاض نے شفا میں بڑی تحقیق سے لکھا ہے کہ آپ ﷺ جاگتے ہوئے اسی جسم کے ساتھ اللہ جل شانہٗ کے حضور میں تشریف لے گئے اور اسی آنکھ سے آپ ﷺ خدائے تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ ۱۲ــــ ۲؎ سورۂ مُلک میں خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اپنے حبیب سے کہ دیکھو یہ سب عمارت آسمانوں کی ہم نے کیسی بنائی بار بار دیکھو گے کوئی عیب نہیں نکلے گا۔ــــ

۳؎ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ شبِ معراج کو خدا نے فرمایا اپنے حبیب ﷺ سے کہ میں پوشیدہ تھا جیسا کہ خزانہ چھپا رہتا ہے پھر محبت آئی مجھ کو اپنے ظہور کی پھر پیدا کیا میں نے خلق کو پہلے توجہ خدا کی صفتِ محبت کی طرف ہوئی اور وہی حقیقتِ محمدی ﷺ ہے جو اصل مادہ تمام عالم کے پیدائش کا ہے اور اسی وجہ سے نام آپ ﷺ کا حبیب اللہ ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت ابراھیم خلیل اللہ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ اور میں حبیب اللہ ہوں اسی سے صاف ثابت ہوا کہ حبیب اللہ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں حبیب اللہ بھی ہوں اور خلیل اللہ بھی ہوں اسی وجہ سے آپ ﷺ نے شب معراج میں مقام قرب "قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ" میں بِالمُشافہ اللہ جل جلالہٗ کے دیدار سے مشرف ہوئے اور آپ ﷺ کی اُمت آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہے تو یہ امت بھی محبوب ہے۔ جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے اسی وجہ سے اس امت کو دیدارِ خدا دنیا میں نصیب ہوتا ہے اگرچہ عالم خواب میں ہو چنانچہ حضرت شیخ محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بروایت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن درمیانِ ظہر و عصر کے دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں ایک بار ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ اور ایک بار ﴿آیۃ الکرسی﴾ اور پچیس بار ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور دوسری رکعت میں ایک بار ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ اور ایک بار ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ اور بیس بار ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ پڑھے بعد سلام کے پچاس بار ﴿لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ کہے تو دنیا سے رخصت نہ ہوگا جب تک کہ اللہ جل شانہٗ کو خواب نے نہ دیکھ لے گا اور مکان اپنا جنت میں نہ دیکھ لے گا پس ہر فرد مسلمان کو لازم ہے کہ اس سے غافل نہ رہے۔ ۱۲

وِصَالُ نامَہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تھے اَنَس اور جابِر وَ الاَبرار
دونوں یارانِ رسول کردگار

تھے وہ دونوں صاحب صدق وصفا
راوی وحال و حدیثِ مصطفٰے

یہ روایت کی ہے دونوں یار نے
پاس تھے جو سید ابرار کے

عمر تھی ترسٹھ برس کی آپ کی
گیارہویں تھی سال ہجری کی ہوئی

لے۔ "مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ" میں لکھا ہے کہ ۱۱ھ میں جب اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور اس حج کا نام "حَجَّۃُ الْوِدَاع" ہے اور "وداع" کے معنی رخصت کے اور آپ کا آخری حج وہی تھا آپ حج کر کے رخصت ہوئے تو خالی میدان پاکر "مُسَیۡلَمَہ" نے دعویٰ نبوت کا کیا اور چند مفسد بھی بَطَمَعِ دنیوی اس کے شریک ہوئے لیکن جھوٹا دعویٰ کب چل سکتا ہے لوگ اس کو نبی خیال کر کے اس کے پاس اغراض اپنے پیش کرنے لگے جس کے واسطے اس نے دعا کی وہ خلاف ہوئی۔ چنانچہ اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے دو لڑکے ہیں انکی درازیٔ عمر کی دعا کر و اس نے دعا کی جب وہ آدمی اپنے گھر گیا تو دیکھا کہ ایک لڑکے کو بھیڑیا لے گیا اور دوسرا لڑکا کنواں میں گر کر ڈوب گیا اور کنواں میں واسطے زیادتی پانی کے کلی کی اس کا سب پانی خشک ہو گیا ایک لڑکے کو اس کے سامنے لائے اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ گنجہ ہو گیا اور ایک لڑکے کے تالو میں اس نے اپنی انگلی رکھی وہ گونگا ہو گیا اور ایک باغ میں اس نے وضو کا پانی اس کی سرسبزی کے لئے چھڑکا اس باغ میں ایک گانس تک نہ جمی زمین شور ہو گئی اسی طرح جو حاجتیں اور مرادیں لوگوں نے اس کے سامنے پیش کیں وہ سب خلاف ہوئیں پھر اس نے ایک بار اعلیٰ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور۔بقیہ اگلے صفحہ پر

تھا صفر تاریخ ستائیسویں ہو گیا بیمار جسمِ نازنین !

تھا بہت زور و بُخار و دَردِ سَر دونوں تیرہ رُوز جسمِ پاک پر

آئیں جب خاتون جنت سامنے اُن سے فرمایا رسول اللہ نے

دین پورا ہو گیا اے فاطمہ ! آگیا میرا زمانہ خَاتِمہ

ہے مرض ظاہر مگر بہرِ وصال ہے یہ پیغام خدائے ذُوالجلال

میں ہوں مُختار جنابِ کِردِگار ہے دیا مجھ کو خدا نے اِختیار

چاہوں دنیا میں رہوں میں فرش پر یا خدا کے پاس جاؤں عرش پر

پر نہیں دنیا میں ہے لطفِ بقا ہے مجھے حُبّ لِقائے کبریا

میں نامہ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا ہم بھی نبی ہیں اور تم بھی نبی ہو آدھی زمین تماری اور آدھی ہماری ۔ آپؐ نے جو جواب اس کا لکھا اس میں اسکو "مُسَیْلَمہ کَذَّابْ" لکھا وہ ہمیشہ کذاب کے نام سے تمام عالم میں مشہور ہو گیا جواب کا مضمون یہ تھا کہ زمین اللہ کی ہے وارث زمین کا وہی شخص ہوتا ہے جو متقی اور پرہیز گار ہوتا ہے رفتہ رفتہ ہزاروں آدمی بَطَمعِ دنیوی اس کے شریک ہوئے آخر کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں وہی "مُسَیْلَمہ کَذَّابْ" نے چالیس ہزار فوج لے کر مسلمانوں پر چڑھائی کی اور ادھر سے "خَالِدْ بِنْ وَلِیْدْ" چوبیس ہزار آدمی لے کر مقابل ہوئے اور جِدَال و قِتَال عظیم واقع ہوا آخر کار "مُسَیْلَمہ کَذَّابْ" مَرْدُودْ مارا گیا اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اور ایک شخص اَسْوَدْ نامی تھا اس نے بھی دعویٰ نبوت کا کیا اور ہزاروں آدمی اس کے ساتھ ہو گئے تھے آخر کو اعلیٰ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی آپ نے "مُعَاذْ بِنْ جَبَلْ" اور "مُوسٰی اَشْعَرِیْ" کو نامہ لکھا کہ اسود کی خبر لو چنانچہ ان دونوں صاحبوں نے بَاتفاق جماعت کثیر مسلمانوں کی اسود کے شہر میں پہونچے اور اسود کی بی بی کو نامہ لکھا کہ تیرے باپ و شوہر کو اسود نے قتل کیا اور تجھ کو وہاں سے نکال لایا تو اس کے دَفعِیَّہ کی تدبیر بتا۔ چنانچہ اس عورت نے جو تدبیر بتائی اسی تدبیر سے فوج اسلامی کے چند آدمی خُفیہ اَسْوَدْ کے مکان میں گھسے اور اَسْوَدْ کو قتل کرنے لگے تو وہ چلایا اس کے یہاں ہزار چوکیدار دروازے پر تھے وہ دوڑے تو اسی عورت مَرزَبانہ نے دوڑ کر چوکیداروں سے کہا کہ خاموش رہو تمہارے پیغمبر کو اس وقت وحی آئی ہے چنانچہ وہ چوکیدار باہر چلے گئے اور اَسْوَدْ کو فیروز صحابی نے قتل کیا چنانچہ فیروز کے حق میں آپؐ نے فاز فیروز فرمایا یعنی فتح کیا فیروز نے اور— بقیہ اگلے صفحہ پر

سن کے بی بی فاطمہ رونے لگیں
ہو گئیں خاتون جنت بے قرار
دیکھ کر یہ حالتِ خَیرُ النِّساء
تم نہ ہو اے فاطمہ ہر گز مَلُول
جملہ اہلِ بیت سے پہلے تمہیں
ہو گی تم اے فاطمہ خَیرُ النساء
سن کے وَاثق وَعدَہ وَصلِ رسول
آ گئے جب سامنے حضرت بلال

غم ہوا آنسو سے آنکھیں بھر گئیں
با دلِ پُر درد چشم اشکبار
حضرتِ خَیرُ الوَرَیٰ نے یہ کہا
تم کو ہے کم مُدتِ ہجرِ رسول
پاس میرے آؤ گی فردوس میں
جنتی سب بیبیوں کی پیشوا
ہو گئیں خُرم دِل و خنداں بتول
دیکھ کر حالِ حَبیب ذُوالجلال

اعلیٰ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی وفات سے تین دن پہلے بلال سے فرمایا کہ ابو بکر صدیق لوگوں کو نماز پڑھائیں اور امامت کریں کہ خدائے تعالیٰ اور مسلمان لوگ ابو بکر سے انکار نہیں رکھتے حضرت بلال نے حضرت ابو بکر صدیق سے جا کر کہا کہ تم امامت کرو یہ سنکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور زار زار رونے لگے یہاں تک کہ رونے کی آواز آپ نے سنی اور آپ دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اور بحکم آپ کے ابو بکر صدیق امام ہوئے اور ساتھ دیگر مسلمانوں کے آپ بھی مقتدی ہوئے بعد نماز کے حضرت علی نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ مُقَدَّمْ کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے اب تم کو کون مُوخَّرْ کر سکتا ہے اور وصیت کی آپ نے وفات کے پانچ روز پہلے کہ تم لوگ میری قبر کو مسجد نہ بنانا جیسا کہ اگلی امتوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا تھا اور دعا کی آپ نے کہ ائے خدا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اور خدا کا غضب ہو اس قوم پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبر کو مسجد بنایا اور قبر کی جانب متوجہ ہو کر سجدہ کرنا یا قبر پر بوسہ دینا یا ٹوپی اتار کر رکھنا جائز نہیں ہے اور آپ کے پاس سات دینار باقی تھے بحالتِ بیماری وہ فقراء اور مساکین کو آپ نے دے دیا اور فرمایا ہے کہ کیا ہے مجھ کو جو میرے پاس دینار ہوں اور خدا کی ملاقات کروں اور اسی دن شام کے وقت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک انصار کی عورت کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ چند قطرے تیل کے مانگ لائے کہ وقت شدت مرض الموت کے چراغ جلایا جائے جس سے معلوم ہوا کہ نبی صاحب کے گھر میں چراغ کا تیل بھی نہ تھا اور آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو وصیت فرمائی کہ تم اپنے مکان کے ۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

روتے روتے غش میں آکر گر پڑے
ہوش میں آئے تو یہ کہنے لگے

ہائے میں کس واسطے پیدا ہوا
کیوں نہ پیدا ہو کے پہلے مر گیا

مصطفٰے پر ہو گیا ہوتا نِثار
میں نہ یہ دن دیکھتا اے کردگار

سَر مِرا تَن سے ہُوا ہُوتَا جدا
پر جدا ہوتا نہ ہم سے مصطفٰے

پھر رسول پاک فرمانے لگے
حاضر خدمت بلال زار سے

اے مرے خادم بلال بَاوَفا
شہر میں چاروں طرف کر دے نِدا

میری مسجد میں سب آکر جمع ہو
آخری میری وصیت ہے سنو

یہ مُنادِی سُن کے سب دوڑے تمام
مَردوزَنُ چھوٹے بڑے سب خاص وعام

گوشے میں اپنے کو نامحرموں سے محفوظ رکھو اور رسوم جاہلیت سے پرہیز کرو اور آپ کو مسواک کرنے کی کثرت تھی قریب وفات کے آپ نے مسواک کی اور قریب وفات کے آپ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ عائشہ کو جنت میں مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ میں لکھا ہے کہ مَرَضُ الْمَوت میں انبیاؤں اور اولیاؤں کو وہ چیزیں مشتمل کرکے دکھائی جاتی ہیں جو ان کو محبوب و مرغوب ہیں تاکہ موت کی تکالیف ان پر آسان ہوں کیونکہ زندگی محبوبوں کے دیدار میں خوش ہے اور ذوق بوستانِ وصال میں دوستوں کے ہے چنانچہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا عورتوں میں محبوب سب سے زیادہ آپ کے کون ہے فرمایا کہ عائشہ پھر پوچھا کہ مردوں میں محبوب تر آپ کا کون ہے آپ نے فرمایا عائشہ کا باپ۔ اعلیٰ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر وقت میں فرمایا ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَالْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی﴾ اور وقت موت کے عزرائیل کے ساتھ ایک فرشتہ اور بھی آیا تھا اس کا نام اسماعیل ہے اور وہ لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ہر ایک فرشتہ لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے جب روح مقدس نے مُفَارَقَتُ دنیا سے کی اس وقت بی بی ''اَسمَا'' آپ کے پاس گئیں اور مہر نبوت کو دیکھا تو نہ پایا تب ان کو معلوم ہوا کہ آپ نے وفات فرمائی پھر حضرت ابو بکر صدیق نے اس واقعہ سے خبر پائی اس وقت روتے ہوئے آئے اور آپ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دے کر کہنے لگے اگر میرا اختیار ہوتا تو میں آپ کے عوض اپنی جان دیتا اور اگر آپ نے میت کے اوپر رونے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس قدر روتا کہ آنکھوں سے چشمہ جاری ہوتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بھی بہت جلد تم اپنے پاس بلالو اور حضرت عمر فاروق لوگوں سے فرماتے تھے کہ پیغمبر خدا نہیں مرے اور نہ مریں گے۔

آدمی کی اِس قدر کثرت ہوئی
تھی بڑی مسجد مگر سب بھر گئی

آفتاب دوجہان خَیرُ الْبَشَر
ہو گئے مسجد کے اَندر جلوہ گر

اور حضرت ہو کے منبر پر کھڑے
یہ وصیت سب سے فرمانے لگے

مُومِنُو دنیا سے رخصت ہے مری
آخری تم کو وصیت ہے مری

تم خدائے پاک سے ڈرتے رہو
دین کا تم کام سب کرتے رہو

پر نہ کرنا حُبِّ دنیا تم کبھی
اور آپس میں کرو نیکی سبھی

ہو نہ آپس میں تَغَافُلْ سے نِفَاق
اور آپس میں ہو دائم اِتفاق

اب وصیت ہو گئی میری تمام
تم سے ہوتا ہوں میں رخصت وَالسَّلام

اس وقت حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان کو یہ آیت قرآن مجید کی سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اِنَّکَ مَیِّتٌ وَاِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ﴾ یعنی تم ایک میت ہو اور سب لوگ ایک میت ہیں یہ سنکر حضرت عمر فاروق کو یقین آپ ﷺ کی وفات کا ہوا۔ فوراً بے ہوش ہو کر گر پڑے اور سب لوگوں نے ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا بعد اس کے حضرت صدیق اکبر نے اہل بیت نبوت کو تسلی دی اور کہا کہ تم لوگ اہل بیت رسالت ہو حضرت کے غسل دینے کا سامان کرو چنانچہ آپ نے فرمایا کہ غسل دیں مجھ کو میرے اہل بیت کے مردوں سے چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس حجرے کے اندر گئے اور دروازہ بند کر دیا اور تاکید کی کہ کوئی غیر شخص اندر نہ آئے پس ایک پردہ کھڑا کیا اور آئے عباس اس پردہ کے اندر اور ان کے دونوں فرزند اور چاہا کہ غسل دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر غیب سے آواز آئی کہ پیغمبر کو غسل مت دو کہ وہ پاک ہے ان کو ضرورت غسل کی نہیں ہے حضرت عباس نے تامل کیا کہ ترک سنت کیوں کر ہم کریں ایک آواز پر جس کی حقیقت نہیں معلوم ہے خِضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ تم مطابق سنت کے غسل دو وہ آواز شیطان کی تھی پس پیرہن کے ساتھ آپ کو لٹایا حضرت علی مرتضیٰ نے سر آپ کا بجانب مشرق اور پاؤں آپ کے بجانب مغرب تھے اور غسل دیا آپ کو اور بروقت غسل کے ﴿اُسَامَہْ﴾ اور ﴿شُقْرَانْ﴾ پانی ڈالتے تھے اور آپ کا پہلو بدلنے میں ﴿حضرت عَبَّاسْ﴾ اور ﴿قَثَمْ﴾ تھے جو حضرت علی کو مدد دیتے تھے اور غیب سے بھی یہ مدد ہوئی کہ آپ خود اپنا پہلو بدلتے تھے اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کے سبھوں کی آنکھوں میں پٹی بندھی ہوئی تھی جیسا کہ

ہو گئی سن کے وصیت سب کو یاس
روتے روتے ہو گئے سب بے حواس

شُور سے رونے لگے دِل توڑ کر
ہو کے آنسو بہ گیا خونِ جگر

پاس بُلوا کر کے عزرائیل سے
خود یہ فرمایا خدائے پاک نے

حُسن صَوُت وصورت مرغوب سے
جائیو در پر میرے محبوب کے

بَا ادب تعظیم سے ہونا کھڑے
جائے کے در پر مرے محبوب کے

نرم بولی سے اِجازت چاہیو
جب اِجازت ہو تو گھر میں جائیو

اور جو کہنا تھا وہ سب کہہ دیا
حضرت عزرائیل کو رخصت کیا

فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوائے حضرت علی کے کوئی مجھ کو غسل نہ دے اور نہ دیکھے مگر یہ کہ آنکھیں اس کی بند ہوں اور غسل کے وقت کچھ میل کا فُضلَہ آپ کے بدن مبارک سے نہ نکلا اس وقت کہا حضرت علی نے کہ اےئ نورِ الٰہی میں تیرے قربان جاؤں کیا پاک اور پاکیزہ اور خوشبودار ہے تو موت میں جیسا کہ خوشبودار تھا تو اپنی حیات میں اور دھویا آپ کو تین بار خالص پانی سے پھر بیر کی پتیوں کے پانی سے پھر کَافُور کے پانی سے مگر وہ پانی غَرس کے کنوئیں کا تھا اور آپ نے وصیت کی تھی کہ میرا غسل سات مَشک پانی سے دینا جو بِیرِ غَرَس کا پانی ہو اور بِیرِ غَرَس وہ کنواں ہے جو مدینہ منورہ سے آدھے مِیل پر بجانب گوشۂ شمال وشرق کے واقع ہے اور آبِ شیریں اس میں کثیر رہتا ہے آپ نے ایک بار اس میں لُعَابِ دَہَن ڈالا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کا کسی قدر پانی پلکوں کے نیچے اور ناف میں رہ گیا تھا اس کو حضرت علی مرتضیٰ نے چوس لیا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو اسکے سبب سے کثرت علم وقوت حفظ حاصل ہوئی اور جب غسل تمام ہوا اس جَنَابْ کا تو خشبو لگائی آپ کی ہر ایک سجدہ گاہ اور ہر ایک جوڑ پر اور اُٹھایا آپ کو اور لٹایا تخت پر اور کفن آپ کا تین پارچہ میں ہوا اور تینوں پارچے سوتی اور سفید تھے ایک تہبند دوسرا قمیص اور تیسر الفَافَہ اور بدن مبارک آپ کا اسی جگہ تھا جہاں غسل دیا گیا تھا اور آتے تھے لوگ جداگانہ اور بھی چند آدمی ایک ساتھ اور باری باری سے جنازے کی نماز پڑھتے جاتے تھے پہلے مردوں نے آپ کے جنازے کی نماز پڑھی بعد اس کے عورتوں نے پھر لڑکوں نے پھر لڑکیوں نے اور کسی جماعت میں کوئی امام نہ تھا اس واسطے کہ فرمایا امیر المومنین علی مرتضیٰ نے کہ جنازے پر کوئی شخص امامت نہ کرے کیونکہ وہ جناب زمانۂ حیات و ممات میں امام تمہارے ہیں پہلے آپ کے جنازے کی نماز حضرت علی مرتضیٰ و حضرت عباس و بَنِی ہاشم نے پڑھی پھر مُہَاجِر نے پھر انصار نے پھر آئے لوگ جُوق کے جَوق اور گرُوہ کے گرُوہ اور نماز پڑھتے جاتے تھے اور آپ نے اپنی علالت کے پہلے ارشاد فرمایا تھا جو پہلے میرے

صُورَتِ انسان بَا حُسن عجیب
آ گیا وہ باب عالی کے قریب

باب عالی پر ادب سے ہو کھڑا
پھر صدائے نرم سے کہنے لگا

گر اجازت ہو تو گھر میں آؤں میں
ورنہ در سے آپ کے پھر جاؤں میں

آ گئیں جب سامنے زَہرا بتُول
اُن سے فرمانے لگے حضرت رسول

جانتی ہو کون ہے در پر کھڑا
گھر میں آنے کی اجازت مانگتا

بند کرتا ہے یہی سب کی صدا
ہے یہ کرتا روح کو تن سے جدا

جنازے کی نماز پڑھے گا وہ پروردگار میرا ہے بعد اس کے جبرئیل علیہ السلام بعد اس کے میکائیل علیہ السلام پھر عزرائیل علیہ السلام ایک جماعت کثیر ملائکہ کے ساتھ بعد اس کے اور لوگ فوج کے فوج آئیں گے اور نماز جنازے کی پڑھیں گے واضح ہو کہ پروردگار کے نماز پڑھنے کی کیفیت خدا جانے یا رسول اس کا لیکن پروردگار کے اسماء بیشمار ہیں اور ہر ایک اسم کے لئے ایک صفت ہے اور ہر ایک صفت کے لئے ایک صورت ہے اور ہر ایک صورت کے لئے ایک مادہ ہے کہ وہی مَادّہ مظہر اَسْما و صِفات باری تعالیٰ کا ہے جیسا کہ تجلی الٰہی کا ظُہُور آگ کی صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے وادی طُوَیٰ میں ہوا اور اس میں سے آواز آئی کہ اے موسیٰ میں خدا ہوں ظاہر ہوا ہوں تم اپنی جوتی اتارو یہ میدان پاک طویٰ کا ہے۔ اور نور کی صورت میں حضرت ابرہیم علیہ السلام کے لئے کبھی چاند کبھی سورج کی صورت میں ہوا اسی طرح خدا کی شان بے نہایت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرماتا ہے﴿ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴾ ہر ایک دن خدا کی ایک شان میں ہے مگر جس قدر واسطے ظہور شان الٰہی کے مخلوقات مظاہر ہیں ان سب میں اتم صورت مادۂ انسانی ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ ہم نے اپنی روح آدم میں ڈال دی اور آدم کو ہم نے اپنی صورت پر پیدا کیا پس آدم سے زیادہ کون خوبصورت ہو سکتا ہے جس کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا اسی واسطے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دیکھا میں نے اپنے رب کو نہایت حُسن و جمال کی صورت میں پس تجلی رحمانی بصورت انسانی ہو کر نماز جنازے کی ادا کی ہو تو جائے تعجب نہیں ہے بلکہ قرین قیاس ہے کہ جس سے شان محبوبیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت پروردگار عالی کی آشکارا ہے اور اسی طرح نماز ملائکہ کی ہے اصلی صورت حضرت جبرئیل کی ظاہر ہوئی تو آسمان زمین کے بیچ میں تمام چھاگئی اور اس کی چمک دمک دیکھ کر رسول محبوب کو غش آگیا جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل میں جانتا نہیں کہ کوئی مخلوق ایسی بھی ہے جس کے دیکھنے سے مجھ کو غش آئے گا اور وہی حضرت جبرئیل تھے کہ بصورت "دِحيَةَ الْكَلبِيّ" صحابی کے آپ کے پاس آتے تھے اور آپ سے کلام کر کے چلے جاتے تھے پس اگر ملائکہ نے بصورت انسانی جنازے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کے نماز پڑھی۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

توڑنا لذّت کا اس کا کام ہے — اور عزرائیل اس کا نام ہے
بات عزرائیل کی جب سن چکے — گھر میں آنے کی اجازت دی اُسے
وہ فرشتہ آگیا حضرت کے پاس — باادب ہو کر کیا یہ اِلتِماس
اے حبیب کبریا خَیرُ الانام — ہے کہا اللہ نے تم کو سلام
اور فرمایا بہت آداب سے — جاؤ خدمت میں مرے محبوب کے
وہ اجازت دیں تو کرنا قبض روح — تا نہ ہو ناراض روح پُر فتُوح

اور چلے گئے تو قرین قیاس ہے ملائکہ سِفلی اور جِنات کو بھی شکل بدلنے کا اختیار ہے چنانچہ حضرت طیب شاہ قطب بنارسی جن کا مزار شہر بنارس سے دو ڈیڑھ کوس پر مڑواڈیہ میں واقع ہے ان کی زیارت کے لئے بھوکا دوپہر کے وقت پہونچا اور دو بجے تک روضے کے اندر مراقب ہو کے بیٹھا اور ہمارے ساتھ پندرہ آدمی تھے وہ بھی سب بھوکے تھے دو بجے دن کو حضرت قطب صاحب اپنے مزار سے باہر نکلے پہلے ہمارے سامنے بعد اس کے ہمارے یاروں کے سامنے ہر قسم کی غذا رکھ دی ہم نے جانا کہ یہ کھانا از قسم فیض کے ہے جو قطب صاحب کی طرف سے بحالت مراقبہ ہوا پھر ہم نے مع اپنے یاروں کے فاتحہ پڑھا اور رخصت ہوئے اور روضۂ مبارک سے باہر نکل کر متصل مسجد کے بیٹھے اور فوراً دیکھا کہ بصورت انسانی لوگ چلے آتے ہیں کسی کے ہاتھ میں روٹی چپاتی یا آبی یا روغنی اور کسی کے ہاتھ میں گوشت کدو پڑا ہوا اور کسی کے ہاتھ میں سادہ خشکہ اور کسی کے ہاتھ میں دال کا پیالہ اور کسی کے ہاتھ میں ہانڈی مٹھائی کی مگر یہ سب ظُرُوف مٹی کے تھے وہ سب کھانے ہم لوگوں کے سامنے رکھ کر چلے گئے اس وقت شہر والے لوگ جو ساتھ میں ہمارے موجود تھے سب نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ لوگ کون تھے آخر کو معلوم ہوا کہ وہ سب جنات تھے جو تَوَابِعْ اور مُجَاورت میں قطب صاحب کے مزار کے تھے اس وقت ہم کو یقین ہوا کہ آپ قطب اور شاہ ولایت شہر بنارس کے ہیں جیسا کہ ہمارے پیر مُرشِدُ سید شاہ عَبْد العَلِیْم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا اس روز سے ہم کو یقین ہوا کہ جو ہم نے سنا تھا کہ جنگلوں اور پہاڑوں میں فقیروں کو کھانا مل جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے اور ملائکہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کی نمازیں اہلِ بیت اطہار واَصحاب کبار کہ جملہ سَتَّر بار ہوئیں اور آپ کی قبر کھودی گئی بطور لَحَدْ کے کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ لَحَدْ ہم لوگوں کے واسطے اور شَقّ دوسرے لوگوں کے واسطے اور کُھودَا لَحَدْ کو "اَبُو طَلحَہْ" نے اور شَقّ اس کو کہتے ہیں جو قبر کے بیچ میں گڑھا کر دیا جائے اور "لَحدْ" اس کو کہتے ہیں جو قبر کے کنارے گڑھا بنایا جائے جس کو بغلی کہتے ہیں اور ایک چادر مخملی یَمانی جس کو حضرت اوڑھتے تھے اور اس کو "شُقْرَانْ" نے دوسرے کے لئے نامناسب سمجھ کے اسی لحد میں بچھا دیا پھر اتارا آپ کو قبر میں "حضرت عَلِیْ" وحضرت "عَبَّاسْ" و "فَضَلْ" و "قَثَمْ" نے اور دیکھا اس وقت قَثَمْ نے آپ کے روئے مبارک کو تو جنبش کرتے تھے آپ کے لب ہائے مبارک تب "قَثَمْ" نے اپنا کان آپ کے منھ کے قریب لگا کے سنا کہ آپ فرماتے تھے یارب

آپ کو دل سے اگر منظور ہو | تو کروں میں قبض روح نیک خُو
پھر یہ فرمایا رسول اللہ نے | قابض اَرواح عزرائیل سے
ٹھہر جاؤ اس قدر وقت قَلیل | تا کہ آئیں پاس میرے جبرئیل
آئے جبریلِ امینِ باوفا | فَرطِ اُلفت سے حضورِ مصطفٰے
پھر کیا یہ عرض اے عالی جناب | میں خدا کے پاس سے آیا شِتاب
پس تحیات و سلام و بے شمار | تم کو کہتا ہے مِرا پروردگار
اس قدر مُدَّت رہے تم فرش پر | اب تو میرے پاس آؤ عرش پر

امتی یارب امتی اور طیار کی گئی تھی ۹ عَدَدْ خِشْتْ خام وہ رکھی گئی بترتیب قبر کے اندر اور پھر ڈالی گئی خاک لحد مقدس پر اور چھڑکا مشک سے پانی بلال نے آپ کی قبر مُطَہَّر پر سر سے پانوں تک اور بلند رکھی گئی قبر آپ کی زمین سے ایک بالشت اونچی اور اس پر چُنے گئے سنگریزے سرخ و سفید بعد اس کے آئے اَصحاب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بعد اس کے حضرت بی بی فاطمہ آئیں روتی ہوئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر اور ایک مٹھی خاک مزار کی لے کر اپنے دیدۂ گریاں پر ڈالی اور یہ شعر پڑھا۔ مَاذَا عَلَی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدٍ ۞ اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَا الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَآئِبٌ لَوْ اَنَّھَا ۞ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

یعنی کیا ہے اُوپر اس شخص کے جس نے سونگھا تربت احمد کو * تمام زمانے تک نہ سونگھے گا دوسری خوشبو * پڑیں میرے اوپر وہ مصیبتیں * اگر وہ دنوں پر پڑتیں تو وہ دن رات ہو جاتے اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں اصحاب کی قبر اسی حجرے میں ہوئی اور ایک قبر کی جگہ اس میں خالی ہے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جیسا کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اتریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمیں پر ٹھریں گے دنیا میں پینتالیس برس پھر وفات ہو گی ان کی اور مدفون ہوں گے اسی حجرے میں اور قیامت کے دن نکلیں گے ہم اور وہ ایک ساتھ اسی حجرے سے اور کہا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ نے کہ اس دن سے زیادہ خوشی کا دن کوئی نہیں ہوا جس دن آنجناب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے اور اس دن سے زیادہ غم کا کوئی دن نہ تھا کہ جس دن آنجناب نے رحلت فرمائی تمامی اصحاب ہر طرف زار زار بیقرار ہو کر روتے پھرتے تھے اور تمامی اہل بیت اَطہار نَالَاں وِگریَاں تھے جو کہ گھر دَارُالسُّرُوْرْ تھا وہ دَارُالْحُزْنْ ہوا۔ دن سب لوگوں کی نظروں میں اندھیرا ہو گیا ساری روشنی جاتی رہی اور تاریکی چھا گئی چنانچہ عبد اللہ بن زید انصاری کو آپ کی جدائی کا اس قدر صدمہ ہوا کہ

گرچہ رنجیدہ ہیں سب اہلِ زمین
پر ہے مُشتاقِ قدَم عرش بریں

آج سب اَبوَاب جنت ہیں کھلے
بند سب درہائے دوزخ ہو گئے

باغ جنت ہو گیا آراستہ
صاف وروشن ہر طرف ہے راستہ

عرش وکرسی جَنّتُ الفِردوس کے
سب فرشتے ہیں صفیں باندھے کھڑے

اپنا اپنا کر کے حوروں نے سنگار
کر رہی ہیں آپ کا سب انتظار

پھر یہ فرمایا رسول اللہ نے
ساتھ رنج وحسرت وافسوس کے

کہ انھوں نے درگاہ رب العزت میں دعا کی کہ خداوند مجھ کو نابینا کردے کہ میں اب کسی دوسرے کو تیرے حبیب کے بعد نہ دیکھوں اور بلال ملک شام کی طرف روتے ہوئے چلے گئے اور ایک خچر جس پر آپ کبھی سوار ہوتے تھے وہ خود کنویں میں جا گر پڑا اور ایک اونٹنی آپ کی سواری کی تھی اس نے دانا پانی چھوڑ دیا اور مر گئی اور آنجناب نے فرمایا ہے کہ جب کوئی پیغمبر فوت ہوتا ہے تو وہ پیشوائی کرتا ہے خدا کے پاس جانے میں واسطے سفارش اور بہتری امت کے لئے اور خود خدا اس کی امت کی نگہبانی اور نظر مہربانی کرتا ہے اور شہیدوں کی حیات بعد شہادت کے قرآن مجید سے ثابت ہے لیکن وہ حیات معنوی وباطنی ہے اسی واسطے خدا نے فرمایا ہے کہ شہید زندہ ہیں مگر تم لوگ نہیں جانتے اور پیغمبروں کی حیات صُورِیٔ و دنیاوی کے ہے اور پیغمبروں کا جسد مٹی نہیں کھاتی بعد موت کے روح ان کی جسد میں ڈالی جاتی ہے اور وہ جسد ان کا مع روح لطیف کے نورانی ہو کر "سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی" اور جنت الْمَاوٰی میں تین دن کے بعد چلا جاتا ہے مگر اس کو تعلق قبر سے رہتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور کوئی زیارت کو آپ کی جاتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ تو جواب سلام کا آپ اس کو دیتے ہیں اور کبھی خود پہلے لوگوں کو سلام کرتے ہیں اور جو امتی آپ کے مسلمان لوگ ہیں بعد موت کے ان کی روح بھی جسد میں ڈالی جاتی ہے وہ بھی مطابق اپنے اپنے درجے کے آسمان پر چلے جاتے ہیں چنانچہ میں چریا کوٹ میں گیا اس وقت سِنّ ہمارا چالیس برس کا تھا شب کے وقت مکان کی پشت پر جنگل اور گورستان ہے اس میں گیدڑ آ کے حسب عادت بولنے لگے اس مکان کی ایک بی بی ضعیفہ بولیں ہائے افسوس اسی جنگل میں سونا ہوگا جہاں یہ سب گیدڑ بولتے ہیں یہ سنکر میرے دل کو بڑا صدمہ ہوا اور اپنی موت وتنہائی اور قبر کی تاریکی وتنگی کا خیال آیا یہاں تک کہ دوسرے دن شہر غازی پور پہنچا اور اسی تَرَدُّد میں سو رہا خواب میں آواز آئی کہ تم تو آسمانوں پر جاؤ گے اور جو لوگ آسمانوں پر جاتے ہیں ان کو تعلق اپنے قبروں سے رہتا ہے اور ان کی قبر پر جو کوئی جاتا ہے اس کو وہ دیکھتے ہیں اور اس کی بات وہ سنتے ہیں اور جواب اس کا دیتے ہیں اور اس کا تعجب ہے کہ وہ آسمانوں پر بھی ہیں اور قبر میں بھی دیکھو آسمانی چیز کو آنکھ سے اس میں خدا نے ایسی قدرت دی ہے کہ وہ بدن کے اندر ہے مگر ایک لمحہ میں لاکھوں ستارے جو لاکھوں کوس کے فاصلے پر ہیں دیکھ لیتی ہے اور بدن میں بھی ہے اور تمام زمین وآسمان جو اس کے سامنے پڑتا ہے سب جگہ پہنچ جاتی ہے حالانکہ روح اس سے زیادہ نور۔ بقیہ اگلے صفحہ پر ہے

بعد میرے کون ہے اے جبرئیل — میری اُمت کا نگہبان و کفیل

پھر کہا جبرئیل نے اے مصطفٰے — تیری اُمت کا نگہبان ہے خدا

اے حبیبِ کبریا اعلیٰ رسول — ہو نہ امت کے لئے ہرگز ملول

مجھ سے ہے فرما چکا ربِّ جلیل — اُمتِ محبوب کا میں ہوں کفیل

مجھ کو اپنی کبریائی کی قسم — ہو نہ جب تک اُمتِ خَیرُ الاُمَم

یک بیک سب داخل جنت تمام — دوسرے پر ہم نے کی جنت حرام

لطیف ہے ایک وقت میں ہزاروں مقام پر پہنچتی ہے جیسا کہ عزرائیل فرشتہ موت کا تمام دنیا میں لاکھوں جگہ ایک آن میں جاتا ہے اور قبض روح کرتا ہے اور ایسا ہی حال ہے آدمیوں کا جس مقام سے ان کو دنیا میں محبت رہتی ہے روح ان کی مع جسم مثالی وہاں بعد موت کے آتی ہے چنانچہ جب میں ضلع بجنور میں شہر نگینہ کا منصف ہو کر نجیب آباد کا دورہ کیا تو نجیب آباد میں اپنے مکان پر رات کو دیکھا ہم نے کہ اس شہر میں ایک جامع مسجد ہے اس کے اندر ایک بزرگ سفید و سرخ اور ریش و برودت سپید نام ان کا مولوی محمد یوسف ہے حدیث کا درس لوگوں کو دے رہے ہیں صبح کو تلاش کرتا ہوا اس جامع مسجد میں گیا تو وہاں کوئی آدمی نہ تھا اور نہ کوئی قبر اس جگہ کسی بزرگ کی تھی تو لوگوں سے دریافت کرنا شروع کیا تو شیخ غلام حیدر وکیل پرانے آدمی تھے انھوں نے بیان کیا کہ مولوی محمد یوسف محدث اس مسجد میں رہتے تھے اور حدیث شریف کا درس دیتے تھے بلوے کے ایام میں یہاں سے چلے گئے پندرہ کوس جب پہنچے تو بلوائیوں نے ان کو مار ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے متفرق مقامات پر دور دور پھینک دیا وہ شہید ہو کر آسمان پر چلے گئے مگر روح ان کی بصورت مثالی انسانی جامع مسجد میں موجود تھی جو دنیا میں ان کو مرغوب تھی اور حضرت سید شاہ عبد العلیم جلال آبادی جو سَیِّد الاَقطاب اور شَیخُ الاَبدَال اور ہمارے پیر و مرشد تھے جن کا انتقال ۱۳، محرم ۱۲۶۶ھ میں ہوا اور ان کا مزار مقدس بھوپال میں جہانگیر آباد کے پہاڑ پر بنا ہے مگر اعظم گڑھ میں پھینکو دفتری کی مسجد سے متعلق ایک حجرہ اُتَّر طرف ہے جب اعظم گڑھ کے لوگ بلاتے تھے تو آپ کسی کے گھر میں نہیں رہتے تھے اور اسی حجرے میں تشریف رکھتے تھے میں اعظم گڑھ میں بنظر تبرک اس حجرے میں گیا اور ایک مرید پر توجہ دینے لگا تو دیکھا آپ کو بصورت عینی مثالی اسی حجرے میں کہ آپ رونق افروز ہوئے اور ایسا ہی چند مقامات پر دیکھنے میں آیا جس سے یقین ہوا کہ جس کو جس مقام سے محبت ہوتی ہے اس کی روح بصورت مثالی وہاں آتی ہے اور اسی طرح جس کو جس آدمی سے زندگی میں محبت ہوتی ہے بعد موت کے بھی اس کا ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ چنانچہ ایک دوست ہمارے فیض الدین نام ان کا تھا خلیل آباد میں تھے جو متعلق ضلع بستی کے ہے فیض الدین کے پاس ایک بی بی منکوحہ ان کے قرابت کی تھیں اور دوسری ایک عورت بیوہ بے دین قوم رذیل کی خوبصورت تھی ان کو پسند آئی اس کو بھی رکھ لیا تھا اور اس کی محبت اور خاطر داری سے اس کے ۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

اس کے پہلے صاف ہوں میں کہہ چکا
اِس قدر تجھ پر کروں گا میں عطا
وَعدَہٗ وَاثِق خدائے پاک کا
آپ کے دل کو تسلّی ہو گئی
پھر کیا سجدہ خدا کے شکر کا
آپ کو بعد اس کے بے ہوشی ہوئی

دیکھ لو قرآن میں ہے کیا لکھا
ہو گا راضی مجھ سے تو اے مصطفٰے
جو کہا جبرئیل نے سب سُن لیا
رُخ پہ چمکا آپ کے نورِ خوشی
بعدہٗ جبرئیل کو رخصت کیا
اور روح پاک کی رحلت ہوئی

قوم و پیشے کے لوگوں کو گھر میں بلاتے اور ان سے قصے پرانے اس کے قوم کے اس کو سناتے۔ آخر کو بیمار ہوئے اور واسطے علاج کے فیض آباد گئے اور میں بذریعہ منصفی کے مقام بستی میں تھا آدھی رات کو ہم نے خواب میں دیکھا کہ فیض الدین مر گئے ہیں اور اس عورت بے دین کے برادری کے لوگ قوم رذیل جمع ہو گئے اور اپنے طریقہ پر ان کی تجہیز و تکفین کی لوگ تیاری کر رہے ہیں اسی وقت آنکھ میری کھلی تو ہم نے اپنے یاروں سے جو موجود تھے کہا کہ اتنا بڑا شخص ایک زَنِ رَذِیل کی محبت میں اسی کے ساتھ موت کے بعد بھی بیدین ہوا چاہتا ہے ہم نے اور ہمارے یاروں نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور پھر ہم سو رہے تو خواب میں دیکھا کہ قوم کے شریف سفید پوش دین دار لوگ اس جگہ آئے اور طیاری ان کی تجہیز و تکفین کی کرنے لگے پھر ہم بیدار ہوئے تو اپنے یاروں سے کہا کہ خاتمہ ان کا بخیر ہو گیا جو لوگ ان کے اَقرِبا تیسرے دن مقام بستی میں فیض آباد سے آئے تو انھوں نے کہا کہ پرسوں آدھی رات تک فیض الدین حالت بیہوشی میں اس عورت اور اس کے ہم قوم کو پکارتے تھے یکایک ان کو ہوش آیا اور کہا کہ تم لوگ سنو میں

تھا ربیع الاوّل و اُس ماہ کی
تھا دو شنبہ بارہویں تاریخ تھی

ہو گیا ویران سب مُلکِ زمین
ہو گئی آباد فردوس بریں

جو کہ جلوہ تھا زمین و فرش پر
ہو گیا وہ آسمان و عرش پر

اپنے سر پر خاک اُڑاتی ہے زمین
سر پٹکتی ہے ہَوا امیدَ ان میں

آپ پر جو سایہ افگن تھے سحاب
ڈھونڈتے پھرتے ہیں با چشم پر آپ

بَہ رہا ہے آب چشم کوہ سخت
ہاتھ ملتے ہیں کھڑے ہو کر درخت

کلمہ پڑھتا ہوں چنانچہ کلمہ پڑھا اور زبان بند ہوئی اور روح پرواز کر گئی اور ایسے ہی قصص سنے اور دیکھے گئے جس کا لکھنا طویل ہے رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ جس کو جس سے محبت ہے وہ اسی کے ساتھ ہو گا اسی واسطے فقیروں نے خدا کی محبت اور یادگاری کا ذریعہ پیر و پیمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقرر کیا ہے تاکہ مرنے کے وقت ان کی صورت سامنے آئے اور اس ذریعہ سے خدا یاد پڑے اور عاقبت میں ان کا ساتھ ہو اور خدا بخش نامی ایک شخص جونپوری کہیں مُحرِّرُوں میں نوکر تھے وہ ہمارے مرید ہو کر چند سال ذکر و شغل میں خوب مشغول رہے اور ایک روز موت کی کیفیت پوچھی ہم نے ان کو ایک اسم بتایا اور اس کو پڑھ کر سو رہے رات کو مُفَصَّلُ خواب موت کا دیکھا اور صبح کو آئے اور ہم سے بیان کیا کہ ہم نے یہ دیکھا کہ میں مر گیا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ مر گئے اور عزیز و اقارب روتے ہیں اور میں سب دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں مگر میری زبان یا ہاتھ پاؤں کوئی اختیار میں نہیں ہیں میں چاہتا ہوں کہ بولوں یا کچھ کہوں یا کچھ اشارہ کروں لیکن کوئی بدن اختیار میں نہیں ہے اپنے دل سے پکار پکار کے میں سب سے کہتا ہوں مگر میری کوئی نہیں سنتا مجھ کو

ہر طرف روتے ہیں سب جن و بشر — ڈھونڈھتے پھرتے ہیں ہر سُو جانور
ہو گیا ہر سو شَفَق خونی جگر — اور گرتے ہیں ستارے ٹوٹ کر
جب چلی روحِ جناب مصطفٰے — ہو کے دنیا سے جدا سوئے خدا
بہر استقبال بَا لطفِ کمال — پردے سے نکلا خدائے ذُوالجلال
عرش اعظم ہل گیا کانپے ملک — ہو رہے بیتاب ہیں نجم و فلک
ہر فلک پر ہو رہا شور و فُغاں — اور یہ کہتے ہیں سب کرّ و بیان
ہر طرف دنیا میں ظلمت چھا گئی — کیا ہوا گویا قیامت آ گئی!
پھر یہ فرمایا خدائے پاک نے — سب فرشتوں سے وہاں جو تھے کھڑے
ہے مرا محبوب جو خَیرُ الورٰی — آج میرے پاس ہے وہ آ گیا
عرش و کرسی اَنجم وَارض وسَما — سب اُسی کے وسطے پیدا ہوا

لوگ غسل دینے لگے اور کفن پہنایا اس وقت بھی میں نے اپنی ستر پوشی کے لئے اپنی دانست میں لوگوں سے بہت پکار کے کہتا تھا مگر کوئی نہیں سنتا تھا یہاں تک کہ چارپائی پر مجھ کو لٹا کر لوگ لے چلے اور ایک میدان میں لے گئے وہاں چارپائی سمیت ہم کو رکھ دیا میں نے دیکھا کہ ایک گڑھا ہے لوگوں نے ہم کو چارپائی سے اتار کے اس گڑھے میں سُلا دیا اور اس گڑھے کو مٹی سے بھر دیا اور چلے گئے اس کے بعد فوراً دو شخص میری قبر میں آئے اور مجھ کو ایک نے اٹھا کے بٹھایا اور دوسرے نے زور شور سے کہا کہ اس نے ایک ٹوکرے کے واسطے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے پھر ایک کوڑہ میرے داہنے ہاتھ کی انگلی میں مارا کہ وہ ۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

وہ نہ ہوتا رَونَقِ اَفرُوزِ شُہُود
ہوتا نہ زِنہَارِ عَالَم کا وجود

کی فرشتوں نے خدا سے اِلتِجا
اے خدائے بے نیاز و کبریا

گرچہ تو ہے کبریا و بے نیاز
پر تو ہے بندہ نواز و کارساز

ہے بڑا قہر و غضب تیرا مگر
پس تری رحمت ہے غالب قہر پر

خاتمہ ہو سب کا تیرے نام پر
اور سب کی موت ہو اسلام پر

بجلی کی طرح سے میرے کلمے کی انگلی میں لگا اور تمام بدن جَھَن جھَنَا اٹھا تو میں چلایا کہ مجھ کو کیوں مارتے ہو میں بڑے پیر صاحب کا مرید ہوں یہ سن کر وہ دونوں ہٹ گئے اور فوراً ایک کھڑکی قبر میں ہو گئی۔ اس راہ سے میں نکل کر باغ میں جا بیٹھا جہاں ٹھنڈی ہوا چلتی تھی پھر وہاں وہ دونوں نہیں آئے اور آنکھ میری کھل گئی۔

﴿دُعائے کامل﴾

اۓ خدائے کارسازِ مصطفیٰ
کارسازِ اُمت خَیرُ الوریٰ

تیرے ہم پر ہیں حقوق بے شمار
بخش دے تواس کو اۓ پروردگار

ہیں جو میری ذات پر حَق عِباد
اس کو ہم پر سے اُٹھالے اے جَوَادُ

بندہ پرور سب خطاکر کے معاف
ہم کو نورانی بنادے پاک وصاف

ہم کو پہونچادے حضور مصطفیٰ
ہیں وہی میرے شفیع ورہنما

مَحْوِ حُبِّ مصطفیٰ کردے ہمیں
تاکہ ان کے ساتھ میں ہر جا رہیں

غم نہ ہوگا ہم کو ان کے ساتھ میں
ہر مکاں و لامکاں میں ہو کہیں

ساتھ میں ہر جا رہے لطف وسُرور
ساتھ ان کے آئیں ہم تیرے حضور

تا ابد ہم کو رہے تیرا وصال
ہم رہیں محوِ تماشائے جمال!

یہ دعاء تنہا نہیں میرے لئے
بلکہ یہ ہے سب مریدوں کے لئے

اور جملہ اَقْرِبا کے واسطے
سب مُحبِّ مصطفیٰ کے واسطے

ہوگئی کامل دعا میری تمام
مستجاب کبریا ہو وَالسَّلام

مآل نامہ
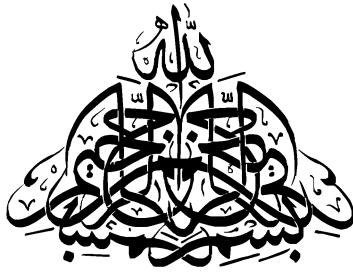
راویوں نے یہ روایت ہے کیا
اور ہے اہل مظاہر نے لکھا

میں ہوں کہتا پاک نعمانی کلام
میں نسب میں اُس کے وہ میر اِمام

مومنوں جانو خدا کو ایک ہے
پر نہیں ہے مثل اس کے کوئی شئے

جملہ عالم سے بری ہے پاک رب
خلق سے اُس کو نہیں کوئی نسب

[۱] بادشاہ کِسرَیٰ نوشیروان کی اولاد میں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان تھے ان کی اولاد میں مَیں ہوں اور اسمائے آبائی سلسلہ نسبی کا لکھنا اس مقام مختصر میں مناسب نہیں ہے۔ نسب اور مذہب میرا حنفی اور مشرب میرا قادری اور مسلک نقشبندی اور مذاق چشتی ہے۔ اور نور قادریہ اور حضور نقشبندیہ اور سرور چشتیہ ہے اور میرے مربی تین اعظم ہیں ایک اسم اعظم، دوسرے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، تیسرے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۲

سب صفات خلق سے وہ پاک ہے
ہے نہ جس کی ابتدا اوٴ انتہا
ایک ہے وہ پر وہ سب کے ساتھ ہے
ہے اکیلا ذات اُس کی ہے بسیط
ہے خدا اوّل وہی آخر وہی
عالم اس کے نور سے معمور ہے
سیکڑوں قِندیل شیشے کی بنی
سب کے اندر جو دھری قِندیل ہو
ظاہر و باطن میں ہر قندیل کے
شمع و شیشہ نور میں چھپ جائیگا

ذات کا اُس کے نہیں اِدْراک ہے
ہے وہی ذات وصفاتِ کبریا
سب کی قوت خاص اُسکے ہاتھ ہے
ہے وہ ہر جا اور ہر شئ پر محیط
ہے خدا باطن وہی ظاہر وہی
ہے جہاں قِندیل پر وہ نور ہے
ایک کے ہر ایک ہو اندر دھری
اس کے اندر شمع کو روشن کرو
صاف ہوگی روشنی اس شمع سے
ہوگا وہ سب یک ستارہ نور کا

[۱]۔ ستائیسویں پارہ سورۂ حدید کی آیت میں یہ مضمون ہے کہ وہی ساتھ تمہارے ہے جہاں کہیں تم رہو اور وہی دیکھتا ہے جو تم کام کرتے ہو۔ ۱۲

[۲]۔ اٹھارہویں پارہ سورۂ نور کے چوتھے رکوع میں یہ مضمون نور کا موجود ہے کہ اللہ نور ہے آسمان و زمین کا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک قِندیل میں چراغ ہو اور وہ چراغ اندر ایک شیشے کے ہو دیکھنے میں معلوم ہوگا کہ وہ سب شِیشَہ و چراغ ایک روشن ستارہ ہے۔ ۱۲

ہے جو دریا میں کف و موج و حَبابْ — سب وہی پانی ہے اے والا حَبابْ

ہے وہ اول صورت وحدت شہود — اور ثانی صورت وحدت وجود

ہے وہ جیتا وہ نہیں مرتا کبھی — اور قدرت بھی ہے اُس کی دائمی!

دور نزدیک وکھلا ہو یا چھپا — سب کو ہے وہ جانتا اور دیکھتا

جی میں ہو یا ہو زَبانی ہو کہیں — سب کی سنتا ہے وہ رب العالمین

ہو ارادہ اُس کا جس کے واسطے — دم میں ہو تیار بے اسباب کے

بولتا ہے اور کرتا ہے کلام — ہے یہ اُس کا ساتواں وصف دوام

سب فرشتے اس کے حق ہیں بیشمار — سب نبی و سب رسول کردگار

اور بیشک حق ہے اسکی سب کتاب — حشر میزان و صراطِ وہے حساب

[1] ستائیسویں پارہ سورۂ حدید کے اول رکوع میں اور پچیسویں پارہ سورۂ سجدہ کے چھٹے رکوع میں یہ مضمون ہے کہ وہی باہر ہے اور وہی اندر ہے اور وہی ہر شئ کو گھیرے ہوئے ہے۔ ۱۲۔

[2] سورۂ یٰسین کی آخری آیت میں یہ مضمون ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی چیز کا پھر کہتا ہے اس کو کہ ہو جا پھر ہو جاتی ہے۔ وہ چیز دیکھو اتنا بڑا عرش و کرسی اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب اس کے حکم سے تیار ہوا۔ [3] یعنی سب نبی اور سب رسول برحق ہیں ملائکہ نور سے پیدا ہیں وہ نوری ہیں اور جن آگ سے پیدا ہیں وہ آتشی ہیں اور انسان خاک سے پیدا ہیں وہ خاکی ہیں اور سب سے افضل آدمی ہیں اور سب انسان سے افضل نبی ہیں اور سب سے افضل رسول ہیں جن پر کوئی کتاب آسمانی آئی ہو وہ نبی ہیں اور رسول بھی ہیں اور سب کے سردار ہمارے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جن کے ذریعہ سے سب نبی اور رسول ہوئے۔

[4] کتاب آسمانی زبور اور توریت اور انجیل اور قرآن شریف ہے اور سب کتابوں سے بہتر قرآن مجید ہے اور زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر اور توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ۱۲

اور جو عالم میں ہے نیکی بدی	سب کا پیدا کرنے والا ہے وہی
ہے وجود جنت و ہے نار حق	ہے خدائے پاک کا دیدار حق

دُعائے کامِلْ

موت ہو تیری محبت خاص پر	دِل لگا ہو سورۂ اخلاص پر
قبر میں ہو خاص تیری روشنی	پھر وہاں ہو جلوہ گر میرا نبی
پھر فرشتوں کی نہیں ہو گی مجال	قبر میں ہم سے کریں کچھ قیل و قال
دے مجھے توفیق دے طاقت مجھے	ہو تہجد کی سدا عادت مجھے

[۱] جنت ایک مُلک ہے بہت بڑا خدا کی رحمت کا ہر قسم کی نعمتوں سے بھرا ہے وہاں نہ جاڑا ہے نہ گرمی نہ بیماری نہ پیری نہ کمزوری نہ موت ہے ہمیشہ نوجوانی اور صحت اور قوت ہے اور نہ وہاں بول و براز نہ تھوک نہ چھینک ہے اور فضلہ کھانے کا پسینہ و ڈکار کی راہ سے نکل جاتا ہے جس میں خشبو مُشک اور عنبر کی آتی ہے اور زمین جنت کی مُشک اور زعفران کی ہے اور مکانات بہت بڑے بڑے سونے اور چاندی اور موتی یاقوت زَمَرُّدْ کے اور ہر قسم کے جواہر سے بنے ہوئے ہیں اور ہر درجے میں برج ہے موتی کا اور اس کے سامنے خیمے ہیں عمدہ قسم کے مُرَصَّعْ جڑاؤ جواہرات کے اور چار دریا ہیں ایک پانی دوسرا شراب طَہُوْرْ کے تیسرا دودھ چوتھا شہد کا اور چاروں دریا سے نہریں جاری ہیں جو ہر مکان تک جنت کے پہنچتی ہے اور اس کے کنارے پر درخت ہیں چاندی اور سونے اور زَمَرُّدْ یاقوت کے بنے ہوئے ہیں اس میں ہر قسم کے میوے پھلے ہیں اس پر خوش اِلْحَان اور خوب صورت جانور بیٹھے ہیں اور ہر ظُرُفْ رَکابی پیالے اور آبخورے اور آفتابے چاندی اور سونے کے ترکیب سے رکھے ہوئے ہیں اور حُوْر و غِلْمَاں بیشمار ہیں جن کے بدن نورانی ہیں اور ہر قسم کے لباس ہیں عمدہ دِیبَاو حَرِیْر اور سُنْدُسْ کے جس کے ہر ایک حُلے میں ستر قسم کے رنگ اور نقش و نگار ہیں اور عمدہ قسم کے چڑیوں کے گوشت پسندیدہ موجود ہیں اور حوروں کا گانا ایسی خوبی کا ہے جو کسی نے نہیں سنا اور تخت ہیں اور فرش اور عمدہ۔ ۱۲

تا کہ جنت میں چلوں میں بے حساب ہوں نہ سب کے سامنے رُسوا خراب

جب کہ حاضر ہوں عمل کی تول کو[1] کلمۂ توحید میرے پاس ہو

ہوں زمین و آسمان دونوں جہان کلمۂ توحید ہے سب سے گراں

دے مجھے توفیق اے ربِ وَدُود دم بدم کرتا رہوں ذکرِ درود

ایک ہے جو پل صراطِ پر خطر[2] وہ جہنم کی بنا ہے پشت پر

ہے وہ راہِ تیز تر باریک ہے وہ مقام تیرہ و تاریک ہے

حشر میں جب جائیں گے سب اُس کے پاس[3] دیکھ کر کے اس کو ہونگے بے حواس

[1] بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'کی شرح سنت میں یہ حدیث لکھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اگر ساتوں طبق آسمان اور ساتوں طبق زمین اور جو کچھ اس میں ہے ایک پلے میں دھرا جائے اور دوسرے پلے میں ایک پرچہ کلمہ کا دھرا ہو تو پلہ کلمہ کا سب پر بھاری تول میں ہو گا۔

[2] شرح حِصن حَصین میں روایت ہے کہ درود صورت نورانی بن کر پُل صراط پر آئے گا اور درود پڑھنے والے کو سوار کر کے پُل صراط پر جو پانچ سو برس کی راہ ہے دم میں پار اتار کر کے جنت میں پہنچائے گا۔

[3] حشر کے دن حضرت اسرافیل جو سب فرشتوں کے سردار ہیں اور صُور لئے ہوئے لوح محفوظ کے سامنے کھڑے ہیں۔ وہ صُور پھُونکیں گے تو سب لوگ مر جائیں گے بعد اس کے پھر دوسری بار صُور پھُونکیں گے تو سب لوگ زندہ ہو کر اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے اور نہایت پریشان ہو کر ہر طرف دوڑیں گے لیکن کلمہ کے ذکر کرنے والے کو کچھ غم نہ ہو گا نہ موت کے وقت نہ قبر میں نہ حشر میں۔ اور حشر کے دن ذکر کرنے والے کلمہ کے نکلیں گے اپنی اپنی قبروں سے خوشی کے ساتھ اور اپنے سر سے خاک جھاڑتے ہوئے کہیں گے کہ شکر ہے خدائے تعالیٰ کا کہ جس نے دور کیا ہم سے رنج و غم اور ہم کو بے فکر کر دیا اور فرشتے ان کے لینے کو آئیں گے اور کہیں گے کہ یہ دن تمہاری خوشی کا ہے آج جس کا وعدہ خدا نے کیا تھا۔ از۔ طَبَرَانِی وبَیْہَقِی۔

اور قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہو گا مگر مومنوں پر اس قدر چھوٹا ہو گا جس میں ایک وقت کی نماز فرض ادا ہو گی ۱۲۔ از۔ مشکوٰۃ شریف باب الذکر حساب و تفسیر سورۂ انبیاء۔

صورتِ پُل اور دوزخ دیکھ کر　سب کو ہو گا آگ میں گرنے کا ڈر
پھر وہاں ذکر درود احمدی　آئے گا بن کر سواری نور کی
پڑھنے والا ہو گا جو اُس پر سوار　جائے گا جنت میں ہو کر پُل کے پار
چونکہ جنت میں ترا دیدار ہے　ہم کو جنت کا اُسی سے پیار ہے
یہ دعا ہم نے ہے کی اپنے لئے　اور سب یاروں مریدوں کے لئے
میں تو ہوں سَائل تری درگاہ کا　تو نہیں سَائل کو خالی پھیرتا
تو ہے اَکُرَم در ترا سب سے بڑا　کاف و نون سے تو نے سب پیدا کیا

[۱] اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا کہ میرے بندوں کو میرے دیدار کے لئے بلاؤ تب بہشتی اپنے اپنے مکانات سے نورانی سواریوں پر سوار ہو کر چلیں گے اس سڑک پر جو مشک و زعفران سے مرتب ہو گی آئیں گے اس جنت میں جس کا نام دار لسلام ہے تب آئے گی ایک ہوا عرش مجید سے جس کے سبب سے مشک و زعفران اڑ کر سب پر پڑے گی اور ان کا بدن و لباس اس کی خوشبو سے معطر ہو جائے گا بعد اس کے عرش کی جانب سے ایک تجلی نورانی نظر آئے گی پھر سب کہیں گے کہ اے خدائے پاک ہم تیرا جمال دیکھنا چاہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ کنارے ہو جاؤ اور ان ستر پردوں کو جو نور کے ہیں اور ایک سے ایک پردے میں چمک زیادہ ہے پھر وہ پردے سب ہٹ جائیں گے اس وقت ظاہر ہو جائے گا اللہ تعالی جل شانہ برملا اور سب لوگ اس کو دیکھیں گے اور اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے اس کے دیدار کی لذت میں محو ہو کر سجدہ کریں گے اور خدا کی حمد و ثنا کریں گے پھر خدائے تعالیٰ ارشاد ۔ بقیہ اگلے صفحہ پر

یہ دعا ہم نے کیا تو ہے مُجِیبُ		تو نے فرمایا ہے قرآں میں اُجِیبُ

تیرا کامل کو بھروسہ ہے تمام

ختم کرتا ہے دعا کو والسّلام

فرمائے گا کہ تم سب اپنے اپنے سر اُٹھاؤ یہ وقت عبادت کا نہیں ہے بلکہ ہماری قدرت کا تماشا دیکھنے کا اور خوش ہونے کا ہے ہم تم سے راضی ہوئے اور جو تم مانگو گے ہمیشہ ہم تم کو دیں گے پھر سب لوگ سجدے سے سر اٹھائیں گے اور اللہُ اکبر کہیں گے اور وہاں سے آئیں گے سب لوگ عرش کے پاس اور بیٹھیں گے منبروں پر اور سب نبی کرسیوں پر اور دوسرے سب لوگ فرشوں پر پھر حاضر ہوں گی حُورَانِ جنت اور غِلمَان بیشمار واسطے کھلانے پلانے کے اور کسی کے ہاتھ میں ہو گی رِکابی اور کسی کے ہاتھ میں پیالہ اور اور کسی کے ہاتھ میں آفتابہ اور آبخُورَہٗ اور پھر بچھے گا دستر خوان جواہر نور کا جڑاؤ ستر رنگ کا اور رکھے جائیں گے اس دستر خوان پر کھانے ستَّر رنگ کے پیالے اور رکابیوں میں موتی اور یاقوت اور چاندی اور سونے کے پھر کھائیں گے سب بہشتی لوگ پھر آئے گا شراب طَہُور اور پئیں گے اس کو پھر آئیں گے میوہ جات اور کھائیں گے اس کو پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ لباس اور زیور پہنیں گے اس کو اور سب کا بدن اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جائے گا اور گائیں گی حُورَانِ بہشتی ایسی خوبی سے کہ تمام لوگ خوش ہو جائیں گے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے حضرت داؤد علیہ السلام ایسی خُوش اِلحَانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں گے کہ تمام جنتی محو ہو جائیں گے پھر سب رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر پہونچیں گے اور ملائک ہر روز سب کے پاس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کا سلام اور ہر قسم کے عمدہ عمدہ تحفے سب کو پہونچائیں گے۔ ۱۲

کمال نامہ

مومنوں ہیں سب حدیثِ پاک سے
میں جو کہتا ہوں تمہارے واسطے

ہے بخاری ترمذی و بیہقی
صاف سب میں یہ روایت ہے لکھی

ہے حدیثِ پاک سے میرا کلام
ذکر سے بہتر نہیں ہے کوئی کام

ذکر جو کرتا رہے شاکر ہے وہ
ذکر سے غافل رہے کافر ہے وہ

نیک ہو یا بد شریک ذکر ہو
بخش دیتا ہے خدا ہر ایک کو

اور جو قہر خدا کو روک دے ہے نہیں بہتر خدا کے ذکر سے
ہو کسی سے کوئی نیکی یا جِہاد ذکر کا ہے مرتبہ اُس سے زِیاد
ہو کوئی ذکرِ خدا کرتا کہیں پر خدا ہوتا ہے اس کے ساتھ میں
ہوتے ہیں آکر فرشتے بھی شریک ذکر کر کے کہتے ہیں سب سے ہر ایک
ہم تمہارے یار ہیں اے ذاکرو ہو گئے تم جنتی مسرور ہو
ہو وہ ذاکر خاص خِلوت گاہ میں یا کہیں چلتا ہوا ہو راہ میں
جو کوئی کرتا رہے ذکر خدا اُس سے ملتے ہیں فرشتے بَرمَلا
ہے وہاں جو چاہتے ہیں جنتی جنتی کو ہے نہیں حسرت کوئی
جنتی کو ایک حسرت ہے بڑی ہیں بہت افسوس کرتے جنتی

ل۔ جنتی کو ایک مکان ملے گا جواہرات کا بنا ہوا جس میں ستر درجہ ہوں گے اور ہر درجہ میں بُرج موتی کا بنا ہوا اور ۳۶۰ خیمے جواہرات کے بنے ہوئے ملیں گے اور ستّر قسم کا حُلّہ ملیگا جس میں ستّر ہزار رنگ ہوں گے اور تاج جڑاؤ جواہرات نورانی کا ملے گا اگر وہ آسمان کے نیچے آئے تو تمام عالم روشن ہو جائے اور اَسّی ہزار لونڈی غلام ملیں گے جو مثل ستاروں کے چمکتے ہوں گے اور بہشتی کے سامنے بچھایا جائے گا دستر خوان جواہرات کا جس میں جھالر لگی ہو گی جواہرات کی اور رکھے جائیں گے اس پر ستّر رنگ کے کھانے جداگانہ مزہ کے اور کھانا کھلانے کو اَسّی خادم حاضر ہوں گے کسی کے ہاتھ میں رکابی اور کسی کے ہاتھ میں پیالہ شَرابِ طَہُورٗ کا اور جب لوگ کھالیں گے تو ایک فرشتہ آکر سب بہشتیوں سے کہے گا کہ اب تم راضی ہوئے سب کہیں گے کہ ہم راضی ہوئے اور جنتی کو جس چیز کی خواہش ہو گی خدائے کریم اس کو اسی وقت پیدا کر دے گا اور جس دوست یا عزیز کی ملاقات کرنے کی جنتی خواہش کریں گے اللہ تعالیٰ ان سے ملاقات کرا دے گا اور ان کی ملاقات کے لئے ایک مکان عالیشان عمدہ جواہرات کا اُن دونوں کے بات دکھانے و پینے کے لئے تیار کر دے گا باوجود اس کے جنتی اپنے اس وقت کا افسوس کرتے ہیں کہ جو دنیا

جب کہ وہ سب جنتی دنیا میں تھے
جب کسی سے کوئی ملنے کے لئے
ساتھ ہوتے ہیں ملک ستر ہزار
جب وہ دونوں ملتے ہیں بایک دِگر
ہے یہ تیرے واسطے آ کر مِلا
ہو مکان و یا زمین و کوہ سخت
جب کہ ذاکر ان سے ہوتا ہے جدا
ذکر سے جو ہوگا کوئی آشنا
ذات کی جو ہیں صِفات اُمَّہَات

اُن کی جو ساعت گئی بے ذکر کے
گھر سے چلتا ہے خدا کے واسطے
سب دعا دیتے ہیں اُس کو بار بار
کہتے ہیں یہ سب فرشتے سَر بسَر
تو بھی اب تو اس سے مل جائے خدا
اور صَحرا جنگل و باغ و درخت
روتے ہیں اُس کی جدائی میں سدا
ہوگا وہ پتلا سراپا نور کا
ہوتے ہیں وہ سب کراماتی صفات

میں بے ذکر کے گزر گیا اسی سے معلوم ہوا کہ ذکر کی وجہ سے جو مَزہ جنتی کو ملا ہے وہ کسی چیز سے نہیں ہے۔ از۔ غنیہ [۱] امہات کے معنیٰ اصل کے ہیں صفات باری تعالیٰ کے سات ہیں باقی جملہ صفات اسی ساتوں صفت کے متعلق ہیں اور وہ ساتوں صفت یہ ہیں (۱) حیات (۲) علم (۳) قدرت (۴) بصر (۵) سمع (۶) ارادہ (۷) کلام، جب کہ طالب خدا کے ذکر کی کثرت کرتا ہے تو خدائے پاک اس سے محبت کرتا ہے اور جب خدا طالب سے محبت کرتا ہے تو خدائے پاک اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے، اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے، اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہے جس وہ چلتا ہے، اور اس کی عقل ہو جاتا ہے جس سے وہ سمجھتا بوجھتا ہے پس غور کرنا چاہئے کہ خدائے پاک جس کی آنکھ، کان، زبان اور عقل و ہاتھ، پاؤں ہو جائیگا تو اس کو ان صفتوں کی کس قدر قوت کرامات حاصل ہوگی جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب الذکر میں آیا ہے۔

اور وہ کرتا ہو اسیرِ فلک
اب سنو تم سیکھنے کو ذکر کے
سلسلے سے ہو خلافت یافتہ
جانتا ہو کیا حلال و کیا حرام
ساتھ اُس کے سب سے بہتر ہے سنو
ہو کہیں جو پیر ایسا تم سُنو
سیکھ لو اس سے طریقہ ذکر کا
دوسرا کوئی بتائے جو عمل

جائے گا بیشک خدا کے پاس تک
پیرِ کامل باشریعت چاہیئے
عَالِم و عَامِل ہو صحبت یافتہ
کیا طہارت کیا نجاست ہے تمام
جس کی صورت سے خدا کی یاد ہو
جاؤ تم اس سے مِلو بیعت کرو
پھر نہیں کچھ ڈر کرو ذکر خدا
کرنے میں اس کے تمہیں ہو گا خلل

[1] بیعت بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک فرض ہے بموجب حکم ان آیتوں کے جو چھٹے پارہ نویں رکوع اور اکیسویں پارہ دسویں رکوع میں ہے اور اکثر لوگوں کے نزدیک سنت ہے بموجب ان آیتوں کے جو چھبیسویں پارہ ﴿ سُوْرَۃ فَتَحْنَا ﴾ کے رکوع اول و دوم میں اور اٹھائیسویں پارہ ﴿ سُوْرَۃ اَلْمُمْتَحِنَۃ ﴾ کے دوسرے رکوع میں ہے اور جیسا کہ لکھا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب ﴿قَوْلُ الْجَمِیْلُ﴾ میں کہ ہماری رائے میں بیعت کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ مولانا کلیم اللہ چشتی دہلوی نے اپنی کتاب ﴿لُقْمَاتُ﴾ میں لکھا ہے کہ جس کا پیر نہیں ہے اس کا پیر شیطان ہے۔ ۱۲۔ [2] حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔ چنانچہ جملہ سَلاسِل کے منتہٰی حضرت شیر خدا علی مرتضٰی کرم اللہ وجہ ہیں سوائے سلسلۂ نقشبندیہ کے جیسا کہ لکھا ہے شیخ محی الدین ابن عربی نے اپنی کتاب شِفَاءُ الْعَلِیْلُ میں چنانچہ حضرت علی مرتضٰی اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو ذکر کی تعلیم فرمایئے جس میں خدا کے ملنے کی راہ ہم پر آسان ہو تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لو مُدَاوَمَتُ ذکر کی خِلْوَتُ میں تب شیر خدا نے عرض کیا کیوں کر ذکر کروں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی آنکوں کو بند کر لو اور مجھ سے سنو پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین بار ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه﴾ پھر حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہ نے تین بار ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه﴾ کہا اور حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہ نے حضرت خواجہ حسن بصری کو تعلیم فرمایا اسی طرح درجہ بدرجہ جملہ مشائخ کرام میں جاری ہوتا آیا ہے جو اب تک جاری ہے جیسا کہ لکھا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قول الجمیل میں۔ ۱۲

پر جو ہو اوس میں اجازت پیر کی | ہے نہیں اس میں مَضَرَّت پھر کوئی
قلب و روح و سر خفی اخفی تمام | نفس و قالب ہیں یہی ساتوں مقام
اور ساتوں کا لطیفہ نام ہے | ذکر کا ساتوں میں ہوتا کام ہے
جب کہ سب میں صاف جنبش ہو عیاں | ہو وہ مثلِ جنبش ذکرِ بیاں
جب وہ ساتوں ذکر سے معمور ہو | ذکر سے سب کے نمایاں نور ہو
ہوتی ہے سب نفس و قالب کی فنا | ذکر کی ہوتی یہاں ہے انتہا
پھر نہیں باقی ضرورت ذکر کی | اب ہے طالب کو ضرورت فکر کی
ہو گی اس کو پہلے فکرت قلب کی | اور دیکھے گا حقیقت قلب کی
اس میں عِلمِ اِسْم وصُوْرَت ہے تمام | حضرت آدم صفی کا ہے مقام

[1] لطیفۂ قلبی کا نور سرخ اور لطیفۂ روحی کا نور زرد اور لطیفۂ سری کا سپید اور لطیفۂ خفی کا سیاہ اور لطیفۂ اخفٰی کا سبز۔ واضح ہو کہ آدمی دس لطیفہ سے مرکب ہے خاک و آب و باد و آتش و نفس یہ پانچ لطیفہ جسمانی اور قلب و روح و سِر و خفی و اخفٰی یہ پانچ لطیفہ نورانی جملہ دس لطیفہ ہوئے مگر خاک و آب و باد و آتش چار چیز کو ملا کر خدا نے قالب انسانی بنایا وہی لطیفہ قالبیہ ہے اس پر ایک لطیفہ نفسیہ داخل کیا اور اس کے اوپر قلب اور اس کے اوپر روح اور اس کے اوپر سر اور اس کے اوپر خفی اور اس کے اوپر اخفٰی رکھا تو اب اس رو سے اس طریقہ میں جملہ سات لطیفے ہوئے اول لطیفہ قالبیہ دوسرا نفسیہ تیسرا قلبیہ چوتھا روحیہ پانچواں سریہ چھٹا خفیہ اور ساتواں اخفٰی انہیں ساتوں لطیفوں پر سیر و سلوک تمام ہے منجملہ ساتوں لطیفہ کے صرف پانچ لطیفہ وجودی ہیں قَالِبیہ اور نَفسِیہ اور قَلبِیہ اور رُوحیہ اور سِرِّیَہ یعنی عقلیہ اور خفی و اخفٰی یہ مقام فنا و بقا کا ہے چنانچہ جو ہے حقیقت انسانی ہم کو واقعات میں دکھائے گئے وہ یہ ہے کہ آدمی کی ذات بصورت مثالی بہل ایسی ہے۔ یعنی گھوڑا گاڑی ہے بہل بجائے قلب کے ہے جو بدون حس و حرکت ارادے کے ہے اور گھوڑا بجائے نفس کے ہے جس سے حرکت ارادی قالب میں پیدا ہوتی ہے جیسے گھوڑے سے بہل کو نقل و حرکت ہوتی ہے اور

آئینہ آئیگا اُس کے سامنے — دیکھ لے گا صورت اپنی آنکھ سے

دیکھ لے گا جب کہ وہ اپنی مثال — اُس سے ظاہر ہو گا اسکو اپنا حال

جو بھلا ہو یا برا ہو جس کا حال — نیک کی ہے نیک بد کی بد مثال

نیک صورت ہو کرے شکرِ خدا — گر ہو صورت بد کرے توبہ دعا

سب بناتا ہے دکھاتا ہے وہی — تا کہ ہو فعل خدا سے آگہی

قلب میں ہوتی ہے جسکے مَنزِلَتْ — ہوتی ہے فعل خدا کی مَعْرِفَتْ

ہو جو دنیا میں کسی سے کوئی کام — سب خدا کرتا ہے عَالَم میں تمام

صورت قلبی کو ہوتی ہے فنا — رہتا ہے نور مُجرَّدْ روح کا

پھر جو ہو گی تم کو فکرت روح کی — دیکھ لو گے تم حقیقت روح کی

بہلیاں بصورت انسان بجائے قلب کے ہے جو سیدھے راستہ پر شریعت کے گھوڑے کو لے جاتا ہے اور دو آدمی عَمَّارِیْ کے اندر ہیں ایک جو بائیں طرف ہے وہ بجائے لطیفہ روحیہ کے ہے جس کو شوق و ذوق اپنے وطن کا ہے جو مقام اصلی ارواح کا ہے اسے اپنے وطن کی طرف جانے کو قلب پر حکم دیتا ہے اور دوسرا آدمی جو داہنی طرف ہے وہ لطیفہ سریہ ہے جو سب سامان حضوری میں جانے کا کرتا ہے اور راستے میں راہزنوں سے بچنے کی تدبیر بتلاتا ہے بس اسی صورت میں صرف پانچ لطیفہ وجودی ہے قالبیہ و نفسیہ و قلبیہ و روحیہ و سریہ یعنی عقلیہ اسی واسطے زمانہ سابق کے فقیر پہلے ریاضت قالب اور نفس کے طالب سے کراتے تھے اور اسی میں آٹھوں شرطیں فقیری کی جو ہیں ادا ہونے کے لئے طالب سے سفر کراتے تھے جس کی تفصیل آگے آئے گی چنانچہ میں دہلی جاتا تھا الہ باد کی سَرا میں ٹھہرا اور اسی سَرا کی مسجد میں ظہر کی نماز کے لئے دیکھا کہ ایک بزرگ پاک صورت کاندھے پر مشک رکھے ہوئے اس مسجد کے اندر آئے اور مشک خالی کاندھے سے اتار کے رکھدی اور وضو کر کے نماز پڑھی اس کے بعد ہم نے پوچھا کہ آپ سقائی کا پیشہ کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ یہ پیشہ میں نہیں کرتا میں مقام توسہ میں جا کر شاہ سلیمان صاحب کا طریقہ چشتیہ میں مرید ہوا انہوں نے فرمایا کہ اِلہ باد میں جا کر مشک

جو تمہیں ہر شے کی آتی ہے مثال
خواب میں جس چیز کا ہو گا وجود
ہے مقام روح میں جو دیکھنا
یہ ولایت ہے خلیل اللہ کی
روح میں جو ہے خدا کی مَعْرِفَتْ
ہیں خدا کے خاص جو ذاتی صفات
ہو گیا ساتوں سے پیدا ایک نور
ہے جو عالَم میں کہیں ساتوں صفت

دیکھ لوگے اوسکا تم عینی جمال
ہو گا اوسکا عین ظاہر میں شہود
ہے حقیقت میں وہی حکمِ خدا
دیکھتے جو خواب میں کرتے وہی
وہ خدا کی ہے صفاتی مَعْرِفَتْ
تم کو ہیں معلوم جملہ ہیں وہ سات
ہو گیا ہے روح کا اس سے ظہور
ہیں صفاتِ پاک ذاتِ احدیت

بھر بھر کے لوگوں کو بارہ برس تک پانی پلاؤ اور کسی سے کچھ سوال نہ کرو جو کوئی کَوڑی پیسہ خوشی سے دے اسی میں اوقات بسری کرو مطابق اس کے گیارہ برس تک ویسا ہی کیا۔ اب یہ بارہواں برس ہے اس سال کے ختم ہونے پر میں اپنے پیر کے پاس جاؤنگا واسطے فقیری حاصل کرنے کے اور اب طریقہ نقشبندیہ میں پہلے ہی تزکیۂ روحانی کا اختصار کیا گیا ہے اور اسی کے ضمن میں لطائف جسمانی کا تصفیہ و تزکیہ بھی ہوتا ہے اور آٹھوں شرطیں بھی فقیری کی ادا ہوتی ہیں اور ساتوں لطیفوں کی فنا و بقا کسی کو بتدریج ہوتی ہے اور کسی کو ایک وقت اور ایک مقام پر ہو جاتی ہے چنانچہ ہم کو بعد ذکر و شُغُل ریاضت و مجاہدہ کے ایک وقت ایک خلوت میں ہو گئی ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی مجذوب جس کا قد تخمیناً دس ہاتھ کا ہو گا داڑھی مونڈی ہوئی اور بڑی بڑی مونچھیں اور سرخ آنکھیں سامنے میرے آکے کھڑا ہوا اور میری طرف تیز نگاہ سے

ہے جو وہ نور مجرد روح کا
اس کو بھی ہو گی فنا ہو گا خَلا

نور شان کبریا کا ہے شہود
ہے وہی سری لطیفہ کا وجود

جس جگہ ہے تیسری فکرت کا کام
ہے وہی سری لطیفہ کا مقام

ہے یہ نور جلوۂ شانِ خدا
ہے وہی سری لطیفہ نور کا

عظمت و ہیبت جلال کبریا
مثل اس کے ہیں بہت شان خدا

صورت شَمس و قَمر شان جلیل
آشکارا ہو گئی پیش خلیل

شان اس کی تھی طُوَاوُطُوُرُ پر
نار سوزاں اور نور جلوہ گر

مریم و آدم کے اندر جلوہ گر
ہو گئی تھی صورتِ روحِ بشر

دیکھا اسی وقت میرا قالب گم ہو گیا صرف مثالی صورت باقی رہ گئی ہے جیسا کہ آئینے میں دیکھتے ہیں پھر وہ بھی فنا ہو گئی باقی رہ گئی روح مثل نور مجرد کے پھر وہ روح بھی فنا ہو گئی باقی رہی عقل اور تمام عالم خلائی مجرد ہو گیا نہ مین تھا نہ عَالَم مگر علم باقی رہ گیا اس کے بعد وہ علم بھی فنا ہو گیا اور غَیْبَتُ و فنائے کلی ہو گئی بعد اس کے پھر مجھ کو بقا ہوئی اور میں اور تمام عالم جیسا کہ تھا موجود ہو گیا اس وقت ہم نے دیکھا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی خلوت میں جلوہ افروز ہوئے اور چار کہار نمودار ہوئے اور چاروں نے اس مجذوب کو کھینچ کر زبردستی ایک ڈولی میں کس کے بیٹھالا اور چاروں طرف سے پردہ ڈال دیا اور شراب خانے کی طرف لے گئے اس وقت جو کچھ ہم کو عرض کرنا تھا حضور اقدس میں اعلیٰ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرض کیا اور پھر اس حالت سے فراغت ہوئی۔ ۱۲

سب سے اعلیٰ شان با حسن عجیب
تھی دَنیٰ میں بہر دیدار حبیب

حسن ذاتِ خالق حُسن و جمال
کون دیکھے جز حبیبِ ذُوالجلال

ہو نبی و ہو ولی روح و مَلک
کوئی جا سکتا نہیں قوسین تک

طور پر دیکھا خدا کے نور کو
حضرت موسیٰ گرے بیہوش ہو

بلکہ یہ ممکن نہیں کَونَین کو
دیکھ لیں وہ سرحدِ قَوسَین کو

ہے یہ رتبہ سرورِ کونین کا
جس کو اَدنیٰ قرب تھا قوسین کا

کس کو ہے یہ تاب کس کی ہے مجال
دیکھ لے اللہ کا ذاتی جمال

ہو کسی میں عظمت و حُسن و کمال
ہیں وہ سب شانِ کمال ذُوالجلال

جِسم و نفس و روح کو ہو گی فنا
پر لطیفہ عقل کا رہ جائے گا

اس میں ہو گا علم ربانی کلام
حضرتِ موسیٰ نبی کا ہے مقام

[1] کتاب روضۃ الاحباب کے ذکر معراج میں ایک حدیث کو نقل کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ فرمایا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو کمال حسن و جمال کی صورت میں۔

فکر چوتھی جس میں کہ وہ ہے خَفی
ہیں خدا کے خاص تَنزیہی صفات
ہے وہی قُدُّوس و اعلیٰ ہے صمد
یہ لطیفہ جو خفی مشہور ہے
اس میں ہوتی خواہش تَجرِید ہے
وہ جو تھا باقی لطیفہ عقل کا
ہو گی طالب کو یہاں کُلّی فنا
پانچویں ہے فکر اخفیٰ میں تمام

وہ خفی جو ہے مقام عیسوی
ہیں وہی مشہور سب قُدسی صفات
لَمْ یَلِدْ ہے اور لَمْ یُوْلَدْ اَحَدْ
پر یہ تنزیہی صفت کا نور ہے
اور ہوتی خلق سے تفرید ہے
وہ لطیفہ بھی فنا ہو جائے گا
ہے خفی میں سب فنا کی اِنتہا
ہے بقا بعدِ فنا کا یہ مقام!

[1] واضح ہو کہ ایک قسم فنا و بقا ہے دوسری قسم عدم وجود ہے ان دونوں قسموں کے درمیان فرق بہت باریک ہے جس کا معلوم کرنا ضروری ہے فنا میں یہ ہوتا ہے کہ صفات رذیلہ اور برے کام کی عادت فنا ہو جاتی ہے اور جب طالب بقا میں آتا ہے تو بجائے صفات رذیلہ فانیہ کے صفات جلیلہ طالب کی ذات میں قائم ہو جاتی ہے اور عدم میں ایک حالت سُکر اور محویت کی پیدا ہو جاتی ہے اور وجود میں اس حالت سُکر سے طالب ہوشیاری میں آجاتا ہے لیکن کوئی صفت بدلتی نہیں ہے اکثر لوگ جن کو حالت سکر اور سرور کی ہوتی ہے اور اس میں روتے گاتے اور شور وغُلّ کرتے ہیں لیکن جب اس حالت سے فراغت ہوتی ہے اور اپنے مقام پر جاتے ہیں تو پھر وہی کام کرتے ہیں جس کی ان کو عادت تھی۔ واضح ہو کہ طریقہ قادریہ اور چشتیہ میں ذکر زبانی باآواز بلند کرتے ہیں اور آخر کو بعد ریاضت و مجاہدہ ذکر یہ کے جذبات الٰہیہ سے آشنا ہوتے ہیں اور ان کو جوش و خروش پیدا ہوتا ہے اور طریقہ نقشبندیہ میں بواسطہ شُغُلْ و ذکر اور تَوَاتُر توجہ مرشد کے ابتدا ہی میں جوش و خروش پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے حضرات نقشبندیہ میں یہ قول مشہور ہے * اول ما آخر ہر منتہی ست * آخر ما جیب تمنا تہی ست * یعنی جو زور و شور اور جوش و خروش کہ دوسرے طریقوں میں منتہی کو ہوتا ہے وہ نقشبندیہ طریقہ کے مبتدی کو ہوتا ہے۔ اور منتہی نقشبندیہ کا سادہ و بیہوش رہتا ہے مگر نسبت طریقہ قادریہ کی نور ہے اور نسبت طریقہ چشتیہ کی سرور کی ہے اور ہم نے تینوں طریقہ کی نسبت جداگانہ ہر طریقہ کے اولیاء اَمْوَات اور اَحْیَا سے پایا ہے نور قادریہ اور حضور نقشبندیہ اور سرور چشتیہ پس ہمارا طریقہ مجموعہ طُرُق ثلاثہ ہے اور تینوں کی نسبت ایک جا ہو کر ایک طریقہ ہو

ہے مقام جمع اوصاف کمال | مِرأتِ ذات و صِفات ذُوالجلال
ہے مقام خاص محبوب خدا | حضرت اعلٰی محمد مصطفٰے
ہوگی پھر حاصل تمہیں سیر فلک | جاؤگے پھر فرش سے تم عرش تک
دیکھ لوگے تم حضوری کا مقام | ہوگی سب منزل فقیری کی تمام
ذکر کے معنی فقط ہیں یاد کے | ہو کسی صورت سے یا اَلفاظ سے
انبیا و اولیائے کبریا | آدمی ہیں پر وہ ہیں سرِّ خدا
جس طرح لفظوں سے ہوتی یاد ہے | اونکی صورت سے خدا کی یاد ہے
صحبت وصورت سے اصحابِ کرام | ہوگئے سب اَفضل و اَکمل تمام

گیا جس کے لئے یہ شعر ہے ☆ ہر کہ بود یار ما پاک بود دائما ☆ ظاہر آن در سلوک باطن آن جذبہا ☆ اور پاک رہنے سے مراد یہ ہے کہ ظاہر نجاست اور باطن خباثت سے پاک رہے اور فرض و سنت موئکدہ میں چستی اور خدا کی محبت میں مستی رکھے پس اس طریقہ کا طالب ہمیشہ سالک و مجذوب رہے گا پس اس طریقہ کے طالب کو بعد بیعت کے تعلیم اسم ذات کی بطور پاس انفاس بِتَعَیُّنْ لطیفہ قلبی جو بائیں چھاتی کے نیچے ہے کی جاتی ہے۔ اس طرح کہ طالب بائیں طرف اپنے قلب پر متوجہ ہو کر جب سانس اوپر کو کھینچے تو بے شرکت زبان کے خیال سے اللّٰہ کہے اور جب سانس اندر کو آئے تو اسی طرح ھُوْ کہے اور چند ساعت یا دو ایک دن میں جب بے تکلف پاس انفاس اسم ذات کی دم کی آمد و رفت میں کہنے لگے تب اس کو نفی اثبات صغیر کی تعلیم کردے اس طور پر کہ طالب قلب کی طرف منہ کر کے وہاں سے لَآ کو خیال سے کھینچے پھر اپنا منہ داہنی طرف کر کے اِلٰہَ خیال سے کہے پھر اپنا منہ بائیں طرف کر کے ایک ضرب اِلَّ کی قلب پر لگائے پھر اپنا سر اوپر اٹھا کے لَلّٰ کے خیال سے کہے بعد اس کے پھر نیچے منہ کر کے دوسری ضرب لَہٗ کی قلب پر زور سے لگائے جب اس کی عادت ہو جائے تب اسی طرح پر شغل کرے دم بند کر کے پہلے ایک دم میں کلمہ کا شغل تین بار پھر بعد اس کے پانچ بار پھر سات بار پھر نو بار پھر گیارہ بار پھر تیرہ بار پھر پندرہ بار پھر سترہ بار پھر انیس بار پھر اکیس بار جس قدر آسانی سے ممکن ہو بتدریج بڑھاتا جائے اور سانس جب چھوڑے تب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیال سے اسے سانس چھوڑنے میں کہدے مگر یہ شغل پاس انفاس یا نفی اثبات کا زبان اور لب اور آنکھ بند کر کے کرے جیسا کہ

پیر کے ہو سامنے تم چپ رہو ‏ جو کہے وہ پیر اوسکو تم سنو

ہو کبھی تم سے جو غِیبَت پیر کی ‏ یاد رکھو پاک صورت پیر کی

پیر کی برکت حضوری میں جو تھی ‏ ہو گی سب تاثیر دوری میں وہی

ہے جو صحبت اور صورت پیر کی ‏ اس میں سب تاثیر ہے اکثیر کی

ہو گا ذات پیر میں جو کچھ کمال ‏ آئے گا طالب میں وہ بے قیل وقال

دم بدم دیکھو گے تم اس کا اثر ‏ تم سے ہو گا دور سب خوف وخطر

پیر کا دیکھو گے تم ذاتی جمال ‏ پھر نہ ہو گا دوسرا کچھ بھی خیال

جب کہ قائم پیر کی وحدت ہوئی ‏ اور وحدت کی تمھیں عادت ہوئی

بزگوں نے فرمایا ہے ☆ چشم بند وگوش بند ولب بہ بند۔ گر نہ بینی سر حق بر من بخند ☆ حبس دم کے دو طور ہیں ایک حبس ہے دوسرا حصر ہے۔ حبس اس کو کہتے ہیں جو سانس اندر کر کے پیٹ بھر لے اور اس کو بند کر لے اور حصر وہ ہے کہ جس قدر سانس آتی جاتی ہے اس کو روک لے پیٹ کو سانس سے نہ بھرے۔ اور حبس کی دو قسم ہیں ایک تملیہ ہے دوسرا تخلیہ ہے. تملیہ وہ ہے کہ دم سے پیٹ کو بھرے اور تخلیہ وہ ہے کہ سانس کو باہر کر کے پیٹ کو خالی کرے لیکن تخلیہ میں حرارت اور بیتابی زیادہ ہوتی ہے لہٰذا بقدر تحمل کے مناسب ہے مگر حبس کر کے شغل کرنے میں فائدہ جلدی ہوتا ہے مگر جب پیٹ غذا سے خوب خالی رہے یا غذا سے خوب بھرا رہے تب حبس کرنا مناسب نہیں ہے اور غذا ثقیل اور سخت اور بادی نہ کھائے اور شغل کی گرمی کے وقت ٹھنڈے پانی یا سرد ہوا سے تھوڑی دیر احتیاط کرے اور منھ کو تھوڑی دیر تک بند رکھے بہر حال جب شغل کرنے سے اسم ذات یا نفی اثبات صغیر کی جب حرکت ذکر کی قلب میں پیدا ہو اور پیر و مرید دونوں کو معلوم ہو تب لطیفہ روحی کا نشان دیا جاتا ہے جو داہنی چھاتی کے نیچے ہے اور وہی خیال اور ذکر شغل لطیفۂ روحی میں طالب کو کرنا ہو گا جو کہ لطیفۂ قلبی میں کیا تھا جب لطیفۂ روحی میں بھی حرکت ذکر کی پیر و مرید دونوں کو معلوم ہو تب لطیفۂ نفسی کا نشان دیا جاتا ہے جو قلب کے سیدھے ناف کے برابر سے دو انگل بائیں طرف پہلو میں ہے جب اس میں بھی اسی ذکر شغل معمولی سے حرکت ذکر کی پیدا ہو اور پیر و مرید دونوں کو معلوم ہو تب لطیفۂ سری کا نشان دیا جائے گا جو محراب سینے کے سرے پر واقع ہے اس میں بھی جب

جلد ہو گی تم کو توحیدِ خدا	تم کو ہو گی پھر بقا بعدِ فنا
جو ریاضت سے کوئی ہوتا ہے کام	صحبت وصورت سے ہوتا ہے تمام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے خدائے کارساز مصطفٰے	کارساز انبیا و اولیا!
اپنے تو جذب قوی کے واسطے	قوت جذب نبی کے واسطے
واسطے جذب دل غوث عظیم	پھر جذب سید عبد العلیم
پھر جذب قوتِ گلزار شاہ	سَلب کر کے سب مرے جرم و گناہ
کر کے پھر توحید میں کامل مجھے	کر دے اپنی ذات میں واصل مجھے

حرکت ذکر کی پیر اور مرید دونوں کو معلوم ہو گی تو لطیفہ خفی کا نشان دیا جائے گا جو عین پیشانی سجدہ گاہ میں ہے جب اس میں شغل ذکر معمولی سے حرکت ذکر کی پیر و مرید پر ظاہر ہو گی تب لطیفہ اخفٰی کا دیا جائے گا جو دماغ کے اندر تالوں میں ہے جب اس میں بھی ذکر کی حرکت معلوم ہو گی تب لطیفۂ قالبیہ کا نشان دیا جائے گا جو تمام بدن ہے جب ذکر شغل سے تمام بدن کے ہر رگ وریشہ سر تا پا اور ہر بُن مُو میں ذکر کی حرکت پیدا ہو گی جس کو سلطان الذکر کہتے ہیں اور وہ سب حرکات مُنْفَصِلَہ جدا گانہ معلوم ہو گی بعد چندے وہ سب حرکات مُنفَصِلَہ حرکات متصلہ ہو کر آواز کثیرہ مثل شہد کی مکھیوں کی کثرت ہی معلوم ہو گی اس کے بعد وہ سب آواز کثیرہ آواز واحد مثل صدائے گھنٹے کے جو بعد ٹھوکنے مونگری کے دیر تک گونجتی ہے سنائی دے گی اس وقت آمدنی انوار شروع ہو جائے گی کبھی ہاتھ میں کبھی پاؤں میں اور کبھی اور کسی جزو بدن میں اور کبھی تمام بدن میں روشنی معلوم ہو گی اور بعض طریقہ میں یہاں تک پہنچنے پر وہ سب حرکت اور صوت و صدا اور روشنی فنا ہو کر حضوری کا مقام حاصل ہوتا ہے اور اسی مقام پر اس طریقہ کا سیر و سلوک ختم ہو جاتا ہے مگر ہمارے طریقہ میں جب یہاں تک طالب کی رسائی ہوتی ہے تب اس کو تعلیم ذکر و شغل نفی اثبات کبیر کی جاتی ہے اور نفی اثبات کبیر یہ ہے کہ طالب اپنا منھ ناف کی طرف کر کے ناف سے لَآ کو اٹھائے اور دماغ تک لے جائے اور وہاں سے سر کو اپنے داہنی طرف لے جائے اور قلب پر اِلَّا اللّٰہ کی ضرب لگائے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اور ذکر نفی اثبات صغیرہ میں شمار عدد کا ہوتا ہے اکثر بارہ سو یا اس سے زیادہ لوگ کرتے ہیں چنانچہ خلیفہ نوری سالار شاہ جونپوری جو خلیفہ ہمارہ

یہ صفات و ذات جان و تن میرا
سب کو اپنی ذات میں کر دے فنا

کچھ نہ ہو باقی مری ذات وصفات
پھر مجھے اپنی صفت سے دے حیات

تو رہے اے جان میری جان میں
جان میں دیکھوں تجھے ہر آن میں

ہو شراب وصل کا دل میں سرور
ہر رگ و ریشے میں ہو تیرا ظُہور

اور میری خاص خلوت گاہ میں
جلوہ گر ہو اے عروس نازنین

میں تری دیکھوں تجلی آشکار
ہر مکان و لامکاں میں جلوہ گار

میں نہوں پھر ایک دم تجھ سے جدا
ہو مزا ہر دم ترے دیدار کا!

دم بدم ہر رنگ میں ہو جلوہ گر
میں ہوں دیوانہ تماشا دیکھ کر

ہے وہ بارہ ہزار بار کرتا ہے ایک دم میں ایک ہزار اور نفی اثبات کبیر میں عدد کا لحاظ کچھ نہیں ہوتا صرف خیال توحید کا رہتا ہے اسی واسطے طالب اس درجہ کا تمام عالم اور اپنی نفی کر کے صرف خدا کی ذات احدیت کا خیال رکھتا ہے لَآ اِلٰہَ سے خیال کرتا ہے کہ عالم میں کوئی نہیں ہے اور اِلَّا اللّٰہ سے خیال کرتا ہے کہ صرف خدا ہی ہے اور چند روز اس شُغُل کرنے میں فنا فی الذات شروع ہوتا ہے اور تمام عالم اور طالب آپ ساتھ تمام عالم کے گم ہو جاتا ہے مگر علم باقی رہ جاتا ہے جو شان لطیفۂ سِرّیٔ کی ہے اور اس مقام پر طالب کو خالی میدان معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عرش کے اوپر لامکان ہے بعد اس کے وہ علم بھی جاتا رہتا ہے طالب کو فنائے کلی ہو جاتی ہے جو شان لطیفۂ خفی کی ہے بعد اس کے پھر طالب کو بقا اور حیات عطا ہوتی ہے جو شان لطیفۂ اخفٰی کی ہے بعد اس کے طالب کو سیر بَیْتُ الْمَعْمُوْرُ اور دولت حضوری کی حاصل ہوتی ہے جو خدا کے فضل و کرم پر موقوف ہے اور چونکہ خفی میں فنائے کلی ہو جاتی ہے اور صفات رذیلہ بشریہ زائل ہوتی ہے اس وجہ سے نام اس لطیفہ کا خفی ہوا کہ سب چیزیں مخفی ہو جاتی ہیں اور لطیفۂ اخفٰی میں بقا پا کر زندہ اور موجود ہوتا ہے تو نام اس مقام کا اخفٰی کیونکر ہو سکتا ہے مگر خفی میں جو فنائے کلی ہوئی تھی اس میں ذات وصفات طالب کی سب فنا ہو گئی تھی اور بعد اس کے جب طالب کو بقا اور حیات نصیب ہوئی تو صفات جمیلہ اِلٰہیہ اس میں آگئی اور صفات رذیلہ بشریہ اس کے اندر زیادہ تر مخفی ہو گئے کیونکہ بقا ہونے کے بعد طالب اپنی

ہو کے میں تیری تجلی میں فنا	دم میں تیرے پاس آؤں میں چلا
جب کہ چھوٹے یہ مکان و یہ مکیں	گھر مرا ہو عرش میں قِندیل میں !
دائمی ہر دم رہے تیرا حضور	دم بدم تیرے کرم سے ہو سرور
ہو جو تیرے نور سے روشن چراغ	دونوں عالم سے رہے اس کو فراغ
یہ دعا میرے لئے کرلے قبول	سب مریدوں کے لئے بہر رسول

آنکھوں سے وہ چیزیں دور دور کی باوجود حجاب کثیر کے دیکھتا ہے کہ جو پہلے نہیں دیکھ سکتا تھا اور دور دور کی صوت وصدا اور کلام سنتا ہے جو پہلے نہیں سن سکتا تھا اور ایسا ہی دیگر صفات کا حال ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ بذریعہ کثرت نوافل کے جو بندہ میرا مقرب ہونے کو چاہتا ہے تو میں اس کے ساتھ محبت کرتا ہوں تو وہ بندہ میری آنکھ سے دیکھتا ہے اور میرے کان سے سنتا ہے اور میرے ہاتھ سے کام کرتا ہے اور میرے پاؤں سے چلتا ہے اور میرے علم سے علم رکھتا ہے تو صفات بشریہ جو فنا ہوگئی تھی اب صفات اِلٰہیہ کے آنے سے صفات بشریت بالکل فنا و مخفی ہوگئی تو طالب کو فنا در فنا ہوا۔ اور بشریت اس کی صفات اِلٰہیہ میں زیادہ تر مخفی ہوگئی اس واسطے اس مقام کا نام اخفٰی ہوا اور بعضے بزرگوں نے بعد تعلیم اخفٰی کے تعلیم مقام نگاہداشت و یادداشت کی بھی کرتے ہیں۔ لیکن جو بات نگاہداشت میں ہوتی ہے وہ لطیفہ خفی میں ہوچکی اور جو بات یادداشت میں ہوتی ہے وہ لطیفہ اخفٰی میں ہو گئی لہٰذا نگاہداشت و یادداشت کے لئے زیادہ اوقات صرف کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ بزرگان سلف صرف بتَعَیُّنْ ایک مقام قلب کے ریاضت کراتے تھے اسی ایک مقام میں جملہ لطائف اور دوائر کی حقیقت ان پر منکشف ہوتی تھی لطائف اور مقامات جدا گانہ کی تعلیم و ریاضت میں طالب کی اوقات صرف نہیں کرتے تھے مگر فقیری کی جو آٹھ شرط ہیں جس کو وہ لوگ پہلے طے کراتے تھے اور اس طریقہ نقشبندیہ میں لطائف سِتّہ کے ضمن میں وہ شروط ادا ہوتے ہیں وہ آٹھ (٨) شرط یہ ہیں۔

﴿١۔ توبہ﴾ ﴿٢۔ ریاضت﴾ ﴿٣۔ زُہد﴾ ﴿٤۔ توکُّل﴾ ﴿٥۔ قَنَاعَتْ﴾ ﴿٦۔ تسلیم﴾ ﴿٧۔ رَضَا﴾ ﴿٨۔ صَبُر﴾

شجرۂ طیّبہ قادریہ ومناجات سلوک مقامات

﴾بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴿

خدایا بحق خدائی خویش | باَحدیت و کبریائی خویش
بنور جمال محمد رسول | بزور علی شاہ زوجِ بتول
بصبر حسین شہنشاہ دیں! | بہ بہر غم سید العابدین
بعشق شہ باقر منتہی! | بصدق دل جعفر متقی!
بحلم شہ کاظم باصفا | بعلم علی شاہ موسیٰ رضا!
باَشغال معروف کرخی وطن | باحوال عبد اللہ موتمن!
بشان جنابِ جنید امیر | بجانِ ابو بکر شبلی فقیر!
بذکر ابو القاسم دین پناہ | بفکر تمیمی ابو الفضل شاہ
بیُمنِ ابو الفرح شاہ زَمَنُ | بحسن جناب علی بوالحسن
پئے حرمت بوسعید فقیر | پئے حضرت غوث الاعظم امیر
بابدالئے عبد الرزاق پیر | بقتالئے شرف دین شہیر
پئے عبد وہاب سلطان دین | بہ زُہد بہاء الدین انور جبیں!

بہ بہر صفایئے سر عقیل
بر حمٰن گدا سید المتقین!
بہ شُغل دلِ شاہ رحمٰن گدا
طفیل کمالات شاہ کمال
بہ تجدید احمد مجدد امام
بہ ترویح پیر محمد شریف
بہ صحو محمد قریشی صفی
بہ سہر دلِ سیدِ ذکریا
بہ تفرید آن شاہ اِحسان علی
پئے حضرت کامل قادری
دہم صحت و شوق و عمر دراز
زبانے بہر یک سر مونما
کزان شحم دل ہمچوں روغن شود
ہماں پنبۂ دل شود شعلہ زن
بآن نور ذکر تو اندر تنم

بہ صحرایئے شمس دین جلیل
بعرفانِ عارف شہہ شمس دین
بفضل فضیل ولی خدا
بحالات اَسکندر بے مثال
بتوحید آدم شریف الانام
بہ تسبیح شاہ محمد لطیف
پئے محو سندھی محمد ولی
بمہرِ آبادانیئے پیشوا!
بہ تجرید عبدالعلیم ولی
زراہِ ترحم بکن یاوری
ہمہ جزو اعضائے گویند ساز
کہ بِسیار ذکرِ تو آرام بجا
زنیرانِ عشق تو آتش رسد
بفانوسِ بزمِ تن زار من
تماشائے ہر یک لطائف کنم

ببینم دریں چار دیوار تن
کجا شعلہ روے عروسِ دلست
کجا مطلعِ ماہ سرّ من ست
بماند خِضر وار اخفٰی کجا
ببینم نگہداشت و یادداشت
بذاتم عطاکن صفاتِ ملک
ببینم دران بیت معمور ہم
از انجار سم در مقامِ حضور
دو باشد بہر دو جہاں دمبدم
بسکور حضورِ تو باشم چناں
مناجات کامِل طفیل رسول
برائے من بہر یارانِ من

کجا زَرْدُ رُوْ نفس دارد وطن
کجا گلِ رُخِ روّح را منزلست
کجا این سوادِ خفّی در تن ست
ببینم مقامات بیرون را
کجا در دو عالم علم برفراشت
کہ ببینم بسیر قدم نہ فلک
درون و برونش بسیر قدم
نمانم دمے از حضورِ تو دور
سرورِ حضورِ تو غم در عدم
کہ گردد فراموش ہر دو جہاں
پیٔ آل و اصحاب او کن قبول
ز طفل و جوان و ز پیرِ کُہن

تمّت بالخیر

عطای رحمانی

دعای چراغِ ربّانی

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰے رَبُّ الْمَشرِقِ وَالْمَغرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَکِیلًا ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّاوَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ كُلَّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰے وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ بِعَدَدِ مَعْلُوْمِهٖ اِلَى الْاَبَدِ ۝

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

بعد حمد و ثنا خداوند عزوجل وعلا و نعت سرور انبیا باعث پیدائش ارض و سما حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ واصحابہٖ بقدر رضائہ وکمالہ کہ کمترین بندگان صوفی محمد جان متوطن تعلقہ سینگرا ڈاک خانہ مردہ ضلع غازی پور خدمت میں محبان محبوب خدا وعاشقان جمال رسول اعلیٰ وجوئیندگان شریعت وبرادرانِ طریقت وطالبان حقیقت ومعرفت کی التماس کرتاہے کہ خاک سار ہیچ مَدانُ و دیگر یاران و مریدان نے حضور میں غوث الوقت حراغ ربانی مولانا محمد کامل نعمانی مدظلہٗ کے عرض کیا کہ کوئی کتاب منظوم مختصر جس مین میلاد شریف کا حال اور معراج شریف اور وصال نامہ اور توحید احدیت ذات و صفات و بیعت و اعمال طریقت و حال حقیقت و معرفت کا ہم لوگوں کی سمجھ میں آئے اور اس پر ہم لوگ قائم و مطمئن رہیں بنادی جائے تاکہ ہم لوگوں کو دوسری جگہ جستجو کی ضرورت نہ ہو جو حضور کی ضروت پر آیات قرآنی اور کلمات الہامی باوقات مختلف غیب سے عطا ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ سے کارروائی معاملات و آسانی مہمات و حل مشکلات ہوتی رہی ہیں وہ بھی مع اس کے فوائد ارشاد ہو کہ ہم سب اس کا ورد مقرر کریں چنانچہ آپ نے فرمایا کہ یہ دعائے غیبی الہامی عطائے رحمانی ہے اس کے فوائد کثیر ہیں چند منافع بطریق اختصار ہم ظاہر کرتے ہیں ﴿اول﴾ یہ ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے جسکے

کے ذریعہ سے دعا قبول ہوتی ہے اور سوال پورا ہوتا ہے ﴿دوم﴾ اپنی صحت جسمانی ﴿سوم﴾ شفائے بیماران ﴿چہارم﴾ ترقی دنیوی ﴿پنجم) ترقی درجۂ روحانی ﴿ششم﴾ امداد غیبی ہر کاموں میں ﴿ہفتم﴾ خلق سے بے پروائی ﴿ہشتم)﴾ دشمن اس کا بے نام ونشان ہوگا﴿نہم﴾ دشمن اس کا مجبور و مقہور ہوگا(﴿دہم﴾ دشمنوں کی زبان بندی و نظر بندی ہوگی ﴿یازدہم﴾ فتوحات دینی و دنیوی دونوں ہوگی﴿دوازدہم﴾ کل رنج و غم دنیوی رفع ہوجائے گا﴿سیزدہم﴾ دولت دنیا و عاقبت کی اس قدر حاصل ہوگی کہ ذاکر خوش ہو جائے گا ﴿چہاردہم﴾ خدا کی رحمت طالب پر نازل ہوگی ﴿پانزدہم﴾ ایمان طالب کا ہمیشہ تازہ ہوتا رہے گا اور داخل ہوگا جنت میں۔ اس دعائے عطائے رحمانی کو تین بار روزانہ کسی وقت پڑھ لیا کرے اول و آخر تین تین بار درود شریف کے ساتھ اور ہر مہینے کی ۱۲، تاریخ کو اعلیٰ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر کچھ کھانہ یا شیرینی یا کچھ پیسے مسکین کو دے دیا کرے اور تین بار درود شریف اور ایک بار اَلْحَمْدُ اور تین بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اور پھر تین بار درود شریف پڑھ کر یہ کہہ دے کہ ثواب اس فاتحہ کا یا اس کھانے یا شیرینی یا پیسہ کا اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچے۔ ۱۲ وَاللّٰہُ وَلِی التَّوْفِیْق۔

اسمائے گرامی خلفاء حضرت چراغ ربانی مولانا محمد کامل شاہ نعمانی

مع نام ونشان قیامی جو سیر وسلوک فقیری کا تمام کر کے خلافت واجازت بیعت وتعلیم پاچکے ہیں

نمبر	نام خلیفہ مع سکونت	نام جائے قیام
۱	مولوی محمد اوصاف علی صاحب مہاجر ساکن قصبہ چریاکوٹ ضلع اعظم گڑھ	مکہ معظّمہ
۲	سید مولوی قیام الدین صاحب مہاجر کشمیری ساکن شہر جون پور	ہجرت کر کے جاتے تھے فیض آباد میں انتقال کیا
۳	مولوی مبارک علی صاحب ساکن شہر چاٹگام	حیدرآباد
۴	مولوی ابو محمد نصر اللہ صاحب دیوانہ ساکن قصبہ بھادوں ڈاکخانہ دیدارگنج ضلع اعظم گڑھ	قصبہ بھادوں
۵	حکیم ولی اللہ شاہ صاحب ساکن سبرحد ڈاکخانہ شاہ گنج ضلع جون پور	تکیہ ملہرا متعلقہ ریاست چھترپور
٦	خلیفہ نوری سالار شاہ صاحب جون پوری متصل اٹالہ مسجد	شہر غازی پور محلّہ سٹی مسجد
۷	حافظ بخش اللہ صاحب شہر جون پور محلہ ملاٹولہ	شہر کلکتہ
۸	شاہ عبدالکریم صاحب ساکن شہر جون پور محلّہ میر مست	جون پور
۹	شاہ عبدالواحد صاحب ساکن محلّہ سیان پورہ شہر جون پور	مُلک برہما
۱۰	حاجی حافظ عبدالرزاق صاحب ساکن ٹانڈہ محلّہ سکراول ضلع فیض آباد	شہر ٹانڈہ
۱۱	حافظ شاہ محمد یحییٰ صاحب ساکن شہر ٹانڈہ محلّہ سکراول ضلع فیض آباد	شہر ٹانڈہ
۱۲	شیخ البنارس شاہ محمد اسحاق صاحب محلّہ مدن پورہ شہر بنارس	شہر بنارس تکیہ انباشاہ
۱۳	خلیفۂ محبوب حافظ شاہ محمد یعقوب صاحب محلّہ مدن پورہ بنارس	شہر بنارس مسجد صغریٰ باغ
۱۴	حاجی نھّو شاہ صاحب ساکن محلّہ مدن پورہ بنارس	شہر بنارس تکیہ انباشاہ
۱۵	حافظ محمد ابراھیم صاحب ساکن محلّہ علی پورہ شہر بنارس	شہر بنارس
۱٦	شاہ ثناء اللہ صاحب ساکن ہنومان پھاٹک شہر بنارس	شہر بنارس
۱۷	شاہ الہ بخش ساکن محلہ چوک شہر بنارس	شہر بنارس
۱۸	شاہ ابوالفضل صاحب ساکن محلّہ گنگھٹہ شہر بارس	شہر بنارس
۱۹	شاہ محمد قاسم صاحب ساکن محلہ گروٹولہ متصل یک طاقہ پل شہر اعظم گڑھ	شہر اعظم گڑھ
۲۰	شاہ محمد حسن صاحب ساکن قصبہ املو متصل مبارک پور ضلع اعظم گڑھ	املو
۲۱	حافظ شاہ محمد علی صاحب ساکن موضع سکٹی متصل مبارک پور ضلع اعظم گڑھ	شہر بمبئی محلہ چوکی
۲۲	شاہ محمد زماں صاحب ساکن موضع اوندرا ڈاکخانہ مدھوبن ضلع اعظم گڑھ	ریاست گوالیار

نمبر	نام خلیفہ مع سکونت	نام جائے قیام
۲۳	شاہ محمد تقی صاحب بہ تخلص فدا محلہ سٹی مسجد غازی پور	کلکتہ
۲۴	شاہ محمد فقیر اللہ خان صاحب ساکن موضع گھوسیانہ ڈاکخانہ بکرم گنج ضلع شاہ آباد	گھوسیا
۲۵	خلیفہ جلیل کبیر شاہ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن موضع دسنہ ڈاکخانہ استھوان متعلق بہار	بانکے پور پٹنہ
۲۶	شاہ سید علی عاشق صاحب ساکن موضع بنار متعلقہ بہار	بنار
۲۷	سید شاہ عبد الرحمٰن صاحب مکہ معظّمہ سعودی عرب	مکہ معظّمہ
۲۸	عالی جاہ امیر شاہ صاحب ساکن محلہ کچوڑی گلی شہر بنارس	مقام بانکا ضلع بھاگلپور
۲۹	فقیر کمترین خلفائے خادم آستانہ پیر ناتواں صوفی محمد جان غفر اللہ ذنوبہ	قصبہ ولید پور ڈاکخانہ محمد آباد گوہنہ
۳۰	حافظ عبد اللہ شاہ صاحب ساکن محلہ میر مست شہر جون پور	
۳۱	عبد اللہ شاہ صاحب ساکن محلہ گھسیاری ٹولہ متصل راج گھاٹ علاقہ آدم پور شہر بنارس	بنارس
۳۲	سید شاہ فدا حسین صاحب ساکن محلہ منگل واڑہ شہر بھوپال	بھوپال
۳۳	حضرت مولانا شاہ عبد الاحد عباسی خلیفہ روحانی سجادہ نشین و متولی درگاہ شاہ محمد کامل نعمانی چراغ ربانی ساکن آستانہ حضرت شاہ محمد کامل نعمانی ولید پور شریف محمد آباد گوہنہ ضلع مئو (یوپی)	مزار شریف حضرت شاہ جلال الدین مخدوم محمد اسمٰعیل عباسی کے بغل میں چریا کوٹ محمد آباد گوہنہ ضلع مئو میں ہے

واضح ہو کہ حافظ عبد اللہ صاحب جونپوری و شاہ عبد اللہ صاحب بنارسی کو بعد ترتیب معمولات و نقشہ اسمائے خلفاء کے جناب حضرت مولانا صاحب قبلہ نے نقشہ خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔ اور سید شاہ فدا حسین صاحب بھوپالی کو حضرت چراغ ربانی کے روحی حکم کے مطابق بعد وصال مرحوم کے اجازت و خلافت دی گئی۔ اس وجہ سے ان تینوں اسماء کا نمبر شمار فقیر کے بعد قائم ہوا۔

واضح ہو کہ حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا الحاج شاہ محمد کامل نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے روحی حکم کے مطابق حضرت مولانا شاہ عبد الاحد عباسی نواسہ چراغ ربانی کے خلیفہ روحانی ہوئے اس لئے ترتیب معمولات و نقشہ اسماء خلفاء کی پہلی کتاب میں شاہ عبد الاحد عباسی صاحب کا شمار نہیں ہوا تھا اس لئے اس بار کی کتابت میں بحکم و اجازت موجودہ سجادہ نشین الحاج شاہ حسن منصور عباسی کے چراغ ربانی کے روحانی خلیفہ شاہ عبد الاحد عباسی کا نام نقشہ و اسماء کی فہرست میں لکھا گیا ہے۔

فہرست کتب

حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا الحاج شاہ محمد کامل صاحب نعمانی قدس سرہٗ العزیز

سر الغیب	شجرہ قادریہ
منیر اعظم	شجرہ نقشبندیہ
مکتوبات چراغ ربانی	شجرہ چشتیہ
پنجۂ نور	شجرہ مداریہ
یسیر	شجرہ سہروردیہ
صراط التکمیل	انوار صوفیہ۔ مصنفہ صوفی محمد جان ذی شان
جنت العرائس	نغمات صوفیہ۔ مصنفہ صوفی محمد جان ذی شان
عروس جنت	قصیدہ غوثیہ
معمولاتِ چراغ ربانی	دعائے حیدری
ملفوظات کاملیہ	دعائے حزب البحر
چراغ جناں (میلاد شریف)	دعائے مغنی
ذکر عظیم (معراج رسول کریم ﷺ)	
وصیت نامہ کامل برائے اہلسنّت	
وصیت نامل کامل برائے خاص وعام	

کتاب ملنے کا پتہ

پنجۂ نور	نام کتاب
پیشوائے طریقت و رہنمائے حقیقت کشاف دقائق عرفانی حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل نعمانی قدس سرہٗ العزیز	مصنف
۱۰ / محرم الحرام ۱۴۳۷ھ	سن اشاعت ہجری
اکٹوبر 2015	سن اشاعت عیسوی
مسکین فقیر الحاج حسن منصور عباسی کاملی سجادہ نشین و متولی درگاہ حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا حاجی شاہ محمد کامل نعمانی قدس سرہٗ العزیز، ساکن ولید پور شریف، محمد آباد، گوہنہ، مئو، اتر پردیش، ہند	ملنے کا پتہ

Edited by: Dr.Mohamed Tameemur Rahman.Ph.D.,
Printed by: Chennai Perfect Binding, Chennai – 600 014.